فلاح دارین
مفت سلسلۂ اشاعت کتب نمبر ۹

حج وعمرہ کا طریقہ

مؤلف
مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری الشاذلی مدظلہ العالی
(جنرل سیکریٹری طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل)
(رئیس دارالافتاء Qtv)

ناشر
طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (انٹرنیشنل)

عرض مدعا

الحمد للّه والصلاة والسلام علی رسول اللّه وعلی آله وأصحابه وأهل بيته وذريته أجمعين.

الحمدللہ طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کے مفت سلسلۂ اشاعت کتب بنام **"فلاح دارین"** کی نویں کتاب **"حج وعمرہ کا طریقہ"** آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کتاب میں درج مسائل فقہ حنفی کی عظیم فقہی انسائیکلوپیڈیا "بہارِشریعت" سے ماخوذ ہیں، بعض مقامات پر حسب ضرورت عبارت کو آسان کرنے کے لیے مسئلہ کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے، اور بعض مقام پر چند جدید مسائل کا اضافہ بھی کیا ہے جو فی زمانہ پیش آمدہ ہیں، چونکہ اس کتاب کا مواد حرف بہ حرف بہارشریعت سے نہیں لیا گیا اس لیے راقم الحروف نے اس تالیف کو اپنی طرف منسوب کیا ہے ورنہ درحقیقت یہ کتاب بہارشریعت کے مسائل حج وعمرہ کی تلخیص وتسہیل ہے، کتاب "بہارِشریعت" عالم اسلام کی عظیم شخصیت، ظاہری وباطنی علوم کے جامع، مفتی فی المذہبین یعنی شریعت وطریقت، واصل باللہ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، قاضی ہند وپاک مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی عرق ریزیوں کا نتیجہ ہے، اللہ تمام امت مسلمہ کی جانب سے انھیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اولاد امجاد کو شاد باد رکھے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیرِنظر کتاب کو لوگوں کے نفع کا باعث بنائے، جو حضرات "فلاح دارین" کے اس سلسلہ کے ممبر بننا چاہیں وہ ایک سال کے ڈاک کا خرچہ 150 روپے بھیج کر اس کے ممبر بن سکتے ہیں، ان شاء اللہ ہر ماہ ایک کتاب ان کے ایڈریس پر روانہ کردی جائے گی اور جو حضرات اس سلسلے میں تعاون کرنا چاہیں وہ درج ذیل نمبر پر فون کرکے رابطہ کرسکتے ہیں: **موبائل:** 0321-2097440

ادارہ طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّه ربّ العالمين والصلاة والسلام على سيّد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه وأهل بيته وذريته أجمعين.

تعارف حج

اسلام کے اس عظیم رکن (حج) کے بارے میں عموماً لوگ ناواقفی کا شکار رہتے ہیں حتی کہ بعض افراد حج کرکے بھی واپس آجاتے ہیں مگر وہ درست طور پر سمجھ نہیں پاتے کہ حج کیا ہے؟ اسی لئے راقم الحروف ان سطور میں پہلے حج کا عوامی سطح پر تعارف کروانا چاہے گا تاکہ لوگ اس اہم عبادت کو سمجھ کر ادا کریں۔

حج کیا ہے؟

حج کی اصل یہ ہے کہ مسلمان حج کے احرام کی حالت میں نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کچھ دیر اگرچہ ایک لمحہ کے لئے بھی قیام کرلے تو وہ حاجی کہلانے کا مستحق ہوجائیگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ الحج عرفۃ یعنی عرفات کی حاضری کا نام حج ہے۔

حج کی اصطلاحی تعریف

"احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور پھر کعبہ معظّمہ کے طواف اور مخصوص ایام میں بعض دیگر افعال ادا کرنے کا نام حج ہے"۔

ہاں البتہ جس طرح دیگر عبادات میں فرض، واجب، سنت، مستحب ہوتے ہیں اسی طرح سے حج میں بھی وقوف عرفہ کے سوا فرائض وواجبات ہیں کہ جن کے

بغیر حج مکمل نہیں ہوتا اور کچھ سنتیں ہیں کہ جن کے بغیر پورا ثواب حاصل نہیں ہوتا اور کچھ آداب (مستحبات) ہیں کہ جن کے بغیر حج میں حسن پیدا نہیں ہوتا۔ ان تمام باتوں کی تفصیل سے پہلے درج ذیل امور کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

(۱) حج کی فرضیت، (۲) ثواب، (۳) قدرت کے باوجود حج نہ کرنے والوں پر عقاب (۴) کس پر فرض ہے، (۵) ادائیگی کب لازم ہے۔

حج کی فرضیت

ارکانِ اسلام میں سے پانچواں رکن حج ہے۔ یہ سنہ ۹ ہجری میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر صاحبِ استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (آل عمران ۹۶، ۹۷)

ترجمہ: ”بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہاں کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ جو اس میں آئے امن میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے“۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ (پ ۲ البقرہ ۱۹۶)

ترجمہ: ”اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو“۔ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم؟ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے تین بار یہ کلمہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا! جب میں کسی بات کو بیان نہ کروں، تم مجھ سے سوال نہ کرو۔ اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حج کا ثواب

احادیثِ مبارکہ میں حج کے کثیر فضائل وارد ہوئے ہیں مگر اس رسالے کے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف تین احادیث پر اکتفاء کیا جا رہا ہے۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا! اللہ اور رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا! حج مبرور۔

بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔

لہذا اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

استطاعت کے باوجود حج ادا نہ کرنے والوں پر عقاب

دارمی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت مانع ہوئی، نہ ظالم بادشاہ، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بھی بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اسی کی مثل ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند میں عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے، وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزۂ رمضان، حجِ بیت اللہ۔

کس پر فرض ہے؟

حج صرف ان ہی لوگوں پر فرض ہوتا ہے کہ جن میں درج ذیل آٹھ (۸) شرائط پائیں جائیں۔

(1) **اسلام:** چنانچہ غیر مسلم پر حج فرض نہیں۔ اسی طرح کوئی اسلام لانے سے پہلے تو حج کی استطاعت رکھتا تھا مگر اسلام لانے کے وقت استطاعت نہ رہی تو اب اس پر حج فرض نہیں۔ اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے، فقیر ہونے سے فرضیتِ حج ساقط نہ ہوئی۔

(2) **علم:** یعنی اگر کوئی صاحبِ استطاعت مسلمان دار الحرب میں ہو تو اسے حج کی فرضیت کا علم ہو تو اس پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ دار الحرب سے مراد وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کی حکومت نہ ہو اور انہیں شعارِ اسلام مثلاً نماز وغیرہ کی بھی کھلے عام پڑھنے کی اجازت نہ ہو۔

(3) **بلوغ:** چنانچہ اگر غیر بالغ بچہ نے حج ادا کیا تو نفل حج ادا ہوا۔ اگر بالغ ہونے کے بعد صاحبِ استطاعت ہوا تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

(4) **عاقل:** لہذا مجنون پر حج فرض نہیں۔

(5) **آزاد ہونا:** باندی یا غلام پر حج فرض نہیں۔

(6) **تندرستی:** ایسا تندرست ہو کہ حج کو جا سکے اور اس کے اعضا سلامت ہوں، انکھیارا ہو، اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ کسی مددگار کے بغیر سفرِ حج نہیں کرسکتا ہو، حج فرض نہیں۔ یونہی اندھے پر بھی واجب نہیں

اگر چہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے۔ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر مذکورہ بالا افراد میں سے کسی نے تکلیف اٹھا کر حج کرلیا تو صحیح ہوگیا اور فرض ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضاء درست ہوگئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

(7) سفر خرچ کا مالک ہو: فی زمانہ اس سے مراد گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کی گئی حج اسکیم کی فیس ہے۔اگر صاحب حیثیت ہو تو اے کلاس کی فیس اور اگر مالی طور پر متوسط درجہ کا آدمی ہے تو بی کلاس کی فیس اور اگر مالی طور پر اس سے بھی کمزور ہے تو سی کلاس کی فیس کا مالک ہو۔اگر کسی کا نان ونفقہ اس کے ذمہ واجب ہو تو گورنمنٹ کی حج فیس کے علاوہ اتنی رقم زائد ہو کہ وہ لوگ اس کے حج کو جانے کے بعد اس کی واپسی تک اپنا گزارہ کرسکیں (شاذلی عفی عنہ) بلکہ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ جس کی بسر اوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہوگئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کرسکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ کھیتی کے سامان ہل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے۔دیگر پیشہ والوں کیلئے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق بچنا ضروری ہے۔(عالمگیری، درمختار)

(8) وقت: یعنی حج کے مہینوں ،شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ میں تمام شرائط پائی جائیں اور اگر دور کا رہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہیں اس وقت شرائط پائی جائیں۔اور ہمارے زمانے میں حج کے فارم جمع کروانے کی تاریخوں میں

ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔(شاذلی عفی عنہ)

ادائیگی کب لازم ہے؟

گزشتہ سطور میں جو شرائط بیان کی گئیں اگر وہ کسی شخص میں پائی جائیں تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے مگر حج فرض ہونے کے بعد فوری طور پر ادا کرنا لازم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی ادائیگی کے لزوم کے لئے چند مزید شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر یہ مزید شرائط پائی جائیں خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائی جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کراسکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضرور ہوگا وہ شرائط یہ ہیں۔

(1) راستہ کا پُر اَمن ہونا: یعنی اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب ہے۔اگر امن کیلئے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے کیونکہ یہ اپنا فرض (حج) ادا کرنے کے لئے مجبور ہے لہٰذا اس دینے والے پر مواخذہ نہیں۔(ردّ المحتار)

(2) عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا: عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن (۹۲ کلومیٹر) یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن (۹۲ کلومیٹر) سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔

محرم کون؟

محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام

ہے۔خواہ نسبت کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی جیسے سُسر اور شوہر کا بیٹا وغیرہ۔شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کرسکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔مجنون یا نابالغ یا فاسق کیساتھ نہیں جاسکتی آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اس کے ہمراہ سفر نہیں کرسکتی۔مراہق ومراہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (جوہرہ،عالمگیری،درمختار)

(3) عورت کا عدت میں نہ ہونا: حج کو جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو۔وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔

(4) قید سے آزاد ہو: یعنی قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ یا حاکم وقت اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

حج کے فرائض

حج کے فرائض سے مراد وہ ضروری احکام ہیں کہ جن کے ادا کئے بغیر حج ادا ہی نہیں ہوسکتا۔لہذا ہر حاجی کو فرائض کی ادائیگی میں پوری پوری کوشش کرنا چاہیے ورنہ سفرِ حج کرنے کے باوجود (معاذ اللہ) بغیر حج کے واپس آنا ہوگا۔

(1) احرام: احرام باندھنا حج کے لئے شرط ہے۔

(2) نیت: اگر فرض ادا کرنا ہو تو فرض کی نیت کرنا۔

(3) وقوف عرفہ: یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔

(4) طواف زیارت: کم از کم طواف کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔

(5) ترتیب: یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف عرفہ کرنا پھر طواف کرنا۔

حج کے واجبات

خیال رہے کہ واجب وہ اہم شرعی حکم ہے کہ شریعت اسے ضروری قرار دیتی ہے۔ اگر کوئی واجب بغیر کسی صحیح وجہ کے چھوٹ جائے تو فرض تو ذمہ سے اتر جائے گا مگر وہ عبادت ادھوری رہے گی اور انسان گناہگار بھی ہوگا۔نیز واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، خواہ وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً واجب چھوڑ دے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا۔ہاں البتہ بعض واجب ایسے ہیں کہ جن کے چھوڑنے سے دم لازم نہیں مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مزدلفہ میں مغرب کی نماز کا عشاء تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کردیا ہو۔حج کے واجبات درج ذیل ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔

(2) صفاومروہ کے درمیان چلنے کوسعی کہتے ہیں۔

(3) سعی کوصفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے اس کا اعادہ کرے۔

(4) اگر عذر نہ ہوتو پیدل سعی کرنا۔سعی کا طواف کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔

(5) دن میں وقوف عرفہ کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے۔خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، الغرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے۔

(6) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا یعنی مغرب کا وقت ہو جائے۔

(7) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے جانا جائز ہے۔

(8) مزدلفہ میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان ٹھہرنا۔

(9) مغرب وعشاء کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں آ کر پڑھنا۔

(10) تینوں جمروں پر دسویں گیارہویں بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کوصرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔

(11) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن سر منڈوانے یا بال ترشوانے سے پہلے ہونا۔

(12) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔

(13) سر منڈانا یا بال کتروانا۔

(14) سر منڈوانے یا بال کٹوانے کا عمل قربانی کے دنوں میں ہونا۔

(15) سر منڈوانے یا بال کٹوانے کا عمل حرم شریف میں ہوا اگر چہ منیٰ میں نہ ہو۔

(16) حج قران یا تمتع والے کو قربانی کرنا۔

(17) اور اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا۔

(18) عرفات سے واپسی کے بعد طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کا اکثر حصہ (کم از کم چار پھیرے) ایام نحر میں ہونا۔

(19) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔

(20) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

(21) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا۔

(22) طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جنب و بے وضو نہ ہونا اگر بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔

(23) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے۔الغرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے۔یہاں دم واجب ہوگا۔

(24) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔

(25) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لئے رخصت کا طواف کرنا۔اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

(26) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(27) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

حج کی سنتیں

(1) طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والے مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلا جو طواف کریں، اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں طوافِ قدوم مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں۔

(2) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔

(3) طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا۔ (4) صفا مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔

(5) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔

(6) نویں رات منیٰ میں گزارنا۔

(7) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔

(8) وقوف عرفہ کیلئے غسل کرنا۔

(9) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

(10) اور آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

(11) دسویں اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا۔

(12) ابطح یعنی وادی محصّب میں اترنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو۔ مذکورہ باتوں کے علاوہ کئی باتیں سنت و مستحبات میں شامل ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ سطور میں موقع

بموقع بیان کیا جائیگا۔

آدابِ سفر و مقدماتِ حج کا بیان

(1) جس کا قرض آتا یا امانت پاس ہو ادا کر دے جن کے مال ناحق لئے ہوں واپس دے یا معاف کرالے پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔

(2) نماز، روزہ زکوٰۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(3) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضامند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے، بہرحال حج فرض کسی کی اجازت نہ دینے سے رُک نہیں سکتا۔ اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(4) اس سفر سے مقصود صرف اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ ہوں، دکھاوے، شہرت اور فخر سے جدا رہے۔

(5) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے۔ سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(6) سفر کا خرچ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اتر جائے گا۔ اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

(7) حاجت سے زیادہ مال لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

(8) عالم کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

(9) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سنت ہے۔

(10) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بد دین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر۔

(11) حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار (امیر) بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہئے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

(12) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ حدیث میں ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔

(13) وقتِ رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو لہٰذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رخصت کریں تو وقتِ رخصت یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

(ترجمہ) "اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو"۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے:

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَجَنَّبَكَ الرَّدٰى

(ترجمہ) اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے تو جہاں ہو اور تقوٰی کو تیرا توشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔

(14) ان سب کے دین جان مال اولاد تندرستی عافیت خدا کو سونپے۔

(15) لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد و قل سے پڑھ کر باہر نکلے وہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد ہو سکے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ترجمہ: "اے اللہ تیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا اے اللہ تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے۔ الٰہی تو میری کفایت کر اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزت ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں الٰہی تقوٰی کو میرا زادِ راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور

مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل و مال و اولاد میں بری بات دیکھنے سے''۔

(16) گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(17) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روز جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں۔ فی زمانہ حاجی اُسی تاریخ پر حج کو روانہ ہو جو اس کے لئے حکومت کی جانب سے مقرر کی گئی ہے۔

(18) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھنا اچھا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْنُزَلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْنَظْلِمَ اَو نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور اللہ پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ سے اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کئے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے''۔ اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(19) سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو۔ وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(20) ضروریاتِ سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھ دار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے پہننے کے کپڑے ضرورت کے مطابق ہوں، خواتین پردہ کرنے کے لئے پنکھا یا گتے کی

شیٹ لے لیں تاکہ وقتِ ضرورت کام آئے، اور کچھ روزمرہ ضرورت کی دوائیں لے لیں اور حاجی کیمپ سے ان پر مہر لگوا لیں ورنہ وہ تمام دوائیں عموماً ائیر پورٹ ہی پر روک لی جاتی ہیں۔ بہت زیادہ دوائیں لینے کی ضرورت نہیں خدانخواستہ بیمار پڑ جائیں تو وہاں حاجیوں کے خرچ سے اسپتال قائم کئے گئے جہاں حجاج کو مفت دوا مل جاتی ہے۔

(21) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکر الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے۔ غضب سے بچے۔ لوگوں کی بات برداشت کرے۔ اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

(22) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جا رہا ہے، چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وُّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

واپسی تک مال و اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔

(23) اسی وقت آیۃ الکرسی اور ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ سے ﴿قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ﴾ تک سورۂ لہب کے سوا پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ شریف پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے۔ راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(24) نیز اس وقت یہ آیت:

﴿اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ﴾ (القصص)

(ترجمہ) ''بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی طرف واپس کرنے والا ہے''۔ ایک بار پڑھ لے بالخیر واپس آئے گا۔

(25) کار یا ریل یا جہاز وغیرہ جس سواری پر سوار ہو "بسم اللہ" تین بار کہے پھر "اللہ اکبر" اور "الحمد للہ" اور "سبحان اللہ" ہر ایک تین تین بار "لا الہ الا اللہ" ایک بار پھر کہے:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

(پ۲۵ الزخرف ۱۳،۱۴)

(ترجمہ) "پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں"۔

تا کہ اس سواری کے شر سے بچے ۔

(26) جہاز میں سوار ہوتے ہی حج کی نیت نہ کرے بلکہ جب جہاز کو پرواز کئے کچھ دیر گزر جائے اور اطمینان ہو جائے کہ ان شاء اللہ اب جہاز منزل ہی کو لے جائے گا تو نیت کرلے۔ اگر چہ جہاز میں میقات سے پہلے سائرن بجایا جاتا ہے کہ احرام کی نیت کرلیں مگر آپ اس سائرن کا انتظار نہ کریں کہ بعض اوقات لوگ سو جاتے ہیں اور میقات گزر جاتی ہے اور پھر بعد میں نیت کرتے ہیں جس سے دم لازم ہو جاتا ہے ۔

(27) جدہ ائیر پورٹ پر بہت ٹائم گزارنا پڑتا ہے صبر سے کام لے۔ وہاں کے لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آئے اگر وہ سختی کریں تو ادب سے تحمل کرے، اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے، خصوصاً اہل حرمین خصوصاً اہل مدینہ، اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

(28) جدہ ائیر پورٹ پر بعض اوقات دوا کھلائی جاتی ہے وہ دوا کھالیں کہ اس میں بہتری ہے۔

(29) قبولِ حج کے لئے تین شرطیں ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ﴾ (پ ۲ البقرۃ ۱۹۷)

ترجمہ: "حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا"۔ (ترجمہ کنز الایمان)

لہذا ان باتوں سے نہایت ہی دور رہنا چاہئے۔ جب غصہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے یہ بات جاتی رہے گی۔ یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رفقا ہی کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب الجھتے بلکہ گالیاں بکتے اور لعن وطعن کو تیار ہوتے ہیں اس سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے مبادا ایک دو بات کہنے سے ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(30) خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انہیں کی نافرمانی کرتے چلیں تو بتائیں کہ آپ نے ان کو راضی کیا یا ناراض؟ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرع مطہر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

(31) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری میں ظہر وعصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے

پہلے ارادہ کر لے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں۔ اسی طرح مغرب کے بعد عشاء بھی انہیں شرطوں سے جائز ہے۔ اور اگر ایسا موقعہ ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر کا وقت نکلنے سے پہلے نیت کر لے کہ عصر کے وقت میں پڑھنی ہے اور مغرب کے وقت میں عشاء کی نیت کر لے کہ عشاء کے ساتھ پڑھنی ہے۔

(32) ذکر خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا نہ کہ بے کار اشعار ولغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(33) ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(34) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے:

...... یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِی ......

ترجمہ: ''اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو'' غیب سے مدد ہوگی، یہ حکم حدیث میں ہے

(35) یَا صَمَدُ ۳۴ابار روز پڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔

(36) جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو یہ پڑھ لے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(37) جب غم و پریشانی لاحق ہو یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(ترجمہ) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا حلم والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے''۔ اور ایسے وقت لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی کثرت کرے۔

(38) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ

(ترجمہ) اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں بے شک اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا میرے اور میری گمی چیز کے درمیان جمع کر دے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

(39) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے: سبحان اللہ

(40) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(41) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(42) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دے دے بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

(43) لوگوں کو چاہئے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا

کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(44) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔

(45) دو رکعت گھر میں آ کر پڑھے پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔

(46) عزیزوں دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکات حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے۔

میقات

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے گزرنا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو، میقات پانچ ہیں:

(1) **ذوالحلیفہ** ۔ یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیار علی ہے، بعض لوگوں کو آبار علی بھی کہتے سنا گیا ہے۔ ہندوستانی یا کسی اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

(2) **ذات عرق** ۔ یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(3) جحفہ۔ یہ شامیوں کی میقات ہے۔

(4) **قرن** ۔ یہ نجد والوں کی میقات ہے یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(5) **یلملم** ۔ یہ اہل یمن کے لئے میقات ہے۔ ہندوستانی اور پاکستانی حضرات کے لئے بھی یہی میقات؛ لہذا اگر یہ لوگ مکہ معظمہ کے ارادے سے ہوائی جہاز میں بیٹھے

ہیں تو اس مقام کو عبور کرنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔

احرام پہننے کے آداب

احرام کے احکام:

(1) یہ تو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ احرام میقات سے پہلے ہی باندھ لیا جائے۔

(2) جب احرام کی چادریں پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہوگیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی نقصان کرے تو اسکی جگہ تیمم کی ضرورت نہیں ہاں اگر نوافل احرام کے لئے تیمم کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

(3) مرد چاہیں تو سر منڈالیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کرکے خوشبودار تیل ڈالیں۔ اور اگر بالوں کی حفاظت کرسکتا ہے تو پھر افضل یہی ہے کہ ابھی بال نہ منڈوائے۔

(4) غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، بغل وزیر ناف بال دور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ اگر استنجا میں ڈھیلا لے تو بالوں کے ٹوٹنے اکھڑنے کا خدشہ نہ رہے۔

(5) بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے اگر خوشبو ایسی ہے کہ اس کا جرم باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

(6) مرد سلے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا

ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر دہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ اس طواف کی سنت ہے کہ جس میں رمل کیا جاتا ہے۔ عام حالت میں سنت یہ ہے کہ عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ چھپا رہے۔ خیال رہے کہ یہ تمام کام گھر ہی پر کرلیں کہ ائیر پورٹ پر یہ تمام کام کرنے کے مواقع نہیں ملیں گے۔

(7) گھر میں یا ائیر پورٹ پر دو رکعت بنیت احرام پڑھیں۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ دوسری میں ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ پڑھیں۔

حج کی اقسام

حج تین طرح کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اعتبار سے نیت کی جاتی ہے۔ پہلے حج کی اقسام بیان کی جاتی ہے۔

(۱) **حجِ اِفراد:** یعنی صرف حج کرنے کا ارادہ ہو اور اس کے لئے شرط یہ کہ اُس نے حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی قعدہ اور پہلی ذی الحجہ سے نو ذی الحجہ کے دوران عمرہ نہ کیا ہو۔ اس حج میں شکرانہ کی قربانی واجب نہیں۔ حجِ اِفراد کرنے والے کو **مُفرِد** کہتے ہیں۔

(۲) **حجِ تمتع:** یعنی پہلے صرف عمرہ کا ارادہ ہو پھر ایامِ حج میں حج کے احرام کے ساتھ حج کرنے کا۔ اس میں قربانی واجب ہے۔ حجِ تمتع کرنے والے کو **مُتَمَتِّع** کہتے ہیں۔

(۳) **حجِ قِران:** یعنی حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے ایک ساتھ نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے، اس میں بھی قربانی واجب ہے۔ حجِ قران کرنے والے حاجی کو

قارن کہتے ہیں۔

احرام کی نیت

احرام کی نیت عام طور پر احرام کے نوافل کے بعد جاتی ہے اور یہ ہی افضل ہے مگر جو لوگ ہوائی جہاز میں سفر کر رہے ہوں وہ احتیاطاً جہاز میں پرواز کے بعد بھی نیت کرسکتے ہیں مگر اتنی دیر نہ کریں کہ میقات گزر جائے۔ احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ ...... سُبْحَانَ اللّٰہِ" یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) گونگا ہو تو اسے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔ **احرام کے لئے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یونہی تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔** (عالمگیری)

دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ لَبَّیْکَ میں یوں کہے "لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی طرف سے لبیک۔ اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔ (منسک)

تلبیہ

تلبیہ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: ’’میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے‘‘۔

حج اِفراد کی نیت

اگر کوئی حج افراد کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل الفاظ میں نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: ’’اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو اسے میرے لیے آسان کردے، اور اسے مجھ سے قبول کر۔ میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا‘‘۔

اور پھر بآواز تلبیہ پڑھے۔

حج تمتع کی نیت

اگر کوئی حج تمتع کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل الفاظ میں نیت کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ هَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: ’’اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کردے، اور اسے مجھ سے قبول کرلے، میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا‘‘۔ اور پھر بآواز تلبیہ کہے۔

حج قران کی نیت

اگر کوئی حج قران کرنا چاہتا ہے تو درج ذیل الفاظ میں نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْ هُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: ’’اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں انھیں تو میرے لیے آسان کردے، اور اسے مجھ سے قبول کرلے۔ میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے ان کا احرام باندھا‘‘۔ پھر بآواز تلبیہ کہے۔

نوٹ: نیت میں عربی کے الفاظ کہنے لازمی نہیں اگر کوئی اپنی زبان میں ان دعاؤں کا مفہوم ادا کردے تو بھی درست ہے۔

تینوں قسم کے حج کرنے والوں کے لئے مستحب ہے کہ درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے، ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّار

اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے،

اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیْبِ وَكُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذَالِكَ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیْكَ ذَاالنَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّیْكَ مَرْغُوْبًا وَّمَرْهُوْبًا اِلَیْكَ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّیْكَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ذَاالْمَعَارِجِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ

مِنْ عَبْدٍ اَبَقَ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَرَّاجَ الْكُرُوْبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَنَا عَبْدُكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لَكَ وَاٰمَنُوْا بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَهُمْ

ترجمہ: ''اے اللہ تیرے لئے احرام باندھا میرے بال اور بشرہ نے اور میری ہڈی اور میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں میں تیرے حضور حاضر ہوا اور کل خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور رغبت و عمل صالح تیری طرف ہے میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق لبیک بار بار حاضر ہوں اے بلندیوں والے بار بار حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور لبیک لبیک اے سختیوں کے دور کرنے والے لبیک لبیک میں تیرا بندہ ہوں لبیک لبیک اے گناہوں کے بخشنے والے لبیک اے اللہ حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنہوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدے پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کر دے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔''

اور لبیک کی کثرت کریں جب تلبیہ شروع کریں تو کم از کم تین بار کہنا بہتر ہے۔

نوٹ: جو حضرات عربی درست نہ پڑھ سکتے ہوں وہ ترجمہ ہی پڑھ لیں تو ان شاء اللہ

دعا کا ثواب ملے گا۔

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں

احرام کی نیت کرنے کے بعد حالتِ احرام میں درج ذیل باتیں حرام ہیں۔

(1) عورت سے صحبت (2) بوسہ (3) مساس (4) گلے لگانا (5) اس کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا جبکہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔ (6) عورتوں کے سامنے جماع کا نام لینا۔ (7) فحش (8) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔ (9) کسی سے دنیاوی بات پر لڑائی جھگڑا (10) جنگل کا شکار (11) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا (12) کسی طرح بتانا (13) بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا (14) اس کے انڈے توڑنا (15) شکار کے پر اکھیڑنا (16) پاؤں یا بازو توڑنا (17) اس کا دودھ دوہنا (18) اس کا گوشت یا (19) انڈے پکانا، بھوننا (20) بیچنا (21) خریدنا (22) کھانا اور (23) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا (24) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا (25) منہ (26) یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا (27) بستہ یا کپڑے کی بُقچی یا گٹھڑی سر پر رکھنا (28) عمامہ باندھنا (29) برقع (30) دستانے پہننا یا (31) موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا، اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (32) سلا کپڑا پہننا خوشبو (33) بالوں یا (34) بدن یا (35) کپڑوں میں لگانا (36) ملاگیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے

پہننا جبکہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔ (37) خالص خوشبو، مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا، (38) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس سے فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران (39) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو دار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں۔ (40) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا (41) گوند وغیرہ سے بال جمانا (42) زیتون یا (43) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا (44) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو (45) جوں مارنا (46) جوں پھینکنا (47) کسی کو جوں کے مارنے کا اشارہ کرنا (48) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا (49) دھوپ میں ڈالنا (50) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

احرام کے مکروہات

احرام میں یہ باتیں مکروہ (ناپسندیدہ) ہیں۔

(1) بدن کا میل چھڑانا (2) بال یا بدن کھلی یا صابن وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا (3) کنگھی کرنا (4) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (5) انگرکھا، کرتا، چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا (6) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا (7) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبو دار پھل یا پتہ ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ (8) عطر فروش کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔ (9) سرمہ (10) منہ پر پٹی باندھنا، غلافِ کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا (11) کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے (12)

ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا (13) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہوگئی ہو (14) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا (15) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (16) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے (17) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر (18) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا (19) سنگار کرنا (20) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گاتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جبکہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔ (21) یونہی تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا (22) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں

حالتِ احرام میں درج ذیل کام کرنا نہ تو ناجائز ہے اور نہ مکروہ۔

(1) انگرکھا، کرتا، چغہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے (2) ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا (3) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا (4) ہمیانی یا (5) پٹی یا (6) ہتھیار باندھنا (7) بے میل چھڑائے غسل کرنا (8) پانی میں غوطہ لگانا (9) کپڑے دھونا جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو (10) مسواک کرنا (11) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا (12) چھتری لگانا (13) انگوٹھی پہننا (14) بے خوشبو کا سرمہ لگانا (15) داڑھ اکھاڑنا (16) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا (17) دنبل یا پھنسی توڑ دینا (18) ختنہ کرنا (19) فصد کھلوانا (20) بغیر بال مونڈے پچھنے کرانا (21) آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا

کرنا (22) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے (23) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا (24) پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا (25) انھیں پکانا (26) انھیں کھانا (27) اس کا دودھ دوہنا، اس کے انڈے توڑنا (28) بھوننا کھانا (29) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ ہو اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو (30) کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا (31) دوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا (32) دوا یا غذا کے لئے نہ ہو۔ اگر صرف تفریح کے لئے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام (33) بیرونِ حرم کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کاٹنا (34) چیل، کوا (35) چوہا (36) گرگٹ (37) چھپکلی (38) سانپ (39) بچھو (40) کھٹمل (41) مچھر (42) پسو (43) مکھی (44) وغیرہ خبیث وموذی جانوروں کا مارنا، اگرچہ حرم میں ہوں (45) منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا (46) سر یا (47) گال کے نیچے تکیہ رکھنا (48) سر (49) یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (50) کان کپڑے سے چھپانا (51) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا (52) سر پر سینی یا بوری اٹھانا (53) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبو دیں (54) یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا (55) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام یا کدو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا (56) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کُسم کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔ (57) دین کے لئے جھگڑنا بلکہ

حسب حاجت فرض وواجب ہے۔ (58) جوتا پہننا جو پاؤں کے جوڑ کو نہ چھپائے (59) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا (60) آئینہ دیکھنا (61) ایسی خوشبو چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے لوبان، صندل (61) یا اس کا آنچل میں باندھنا (64) نکاح کرنا۔

احرام میں مرد وعورت کا فرق

ان مسائل مذکورہ میں عورت کو چند باتیں جائز ہیں۔

(1) سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے (2) سر پر بستر اٹھانا بدرجہ اولٰی (3) یونہی گوند وغیرہ سے بال جمانا (4) سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے میں تعویذ باندھنا، اگرچہ سی کر (5) غلاف کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے (6) دستانے (7) موزے (8) سلے کپڑے پہننا (9) عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے ہاں اتنی آواز سے پڑھے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ

احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے الگ سامنے رکھے۔ **جو باتیں احرام میں جائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگرچہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں**۔ خیال رہے کہ طواف قدوم کے سوا وقتِ احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے، دو قافلوں کے

ملتے، صبح وشام، پچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد با آواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سنیں۔

حرم مکہ معظمہ اور مسجد الحرام میں داخلے کے آداب

داخلی حرم کے احکام

(1) جب حرمِ مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے، آنکھیں شرمِ گناہ سے نیچی کئے خشوع و خضوع سے داخل ہو، اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔

(2) مکہ معظمہ کے گرداگرد کئی کوس تک حرم کا جنگل ہے ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدوں کے اندر تر گھاس اکھیڑنا، خود رو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لئے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اس کے ہاتھ میں تھا اس کو لئے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے، نہ کوئی ایذا پہنچائے۔ بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان کی ریس نہ کرے مگر برا انہیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا۔ یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہر حال

یہ باتیں حرام ہیں۔

(3) جب مکہ معظمہ پر نظر پڑے، ٹھہر کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ بِھَاقَرَارًا وَّارۡزُقۡنِیۡ فِیۡھَا رِزۡقًا حَلَالًا۔

ترجمہ: ''اے اللہ تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے''۔

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مدفونین جنة المعلی کے لئے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُكَ وَالۡبَلَدُ بَلَدُكَ جِئۡتُكَ ھَارِبًا مِّنۡكَ اِلَیۡكَ لِاُؤَدِّیَ فَرَآئِضَكَ وَ اَطۡلُبَ رَحۡمَتَكَ وَاَلۡتَمِسَ رِضۡوَانَكَ اَسۡئَالُكَ مَسۡئَالَةَ الۡمُضۡطَرِّیۡنَ اِلَیۡكَ الۡخَآئِفِیۡنَ عُقُوۡبَتَكَ اَسۡئَالُكَ اَنۡ تَقۡبَلَنِیَ الۡیَوۡمَ بِعَفۡوِكَ وَتُدۡخِلَنِیۡ فِیۡ رَحۡمَتِكَ وَ تَتَجَاوَزَ عَنِّیۡ بِمَغۡفِرَتِكَ وَ تُعِیۡنَنِیۡ عَلٰی اَدَآءِ فَرَآئِضِكَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیۡ مِنۡ عَذَابِكَ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ وَاَدۡخِلۡنِیۡ فِیۡھَا وَ اَعِذۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط

ترجمہ: ''اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو پورا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں میں تجھ سے اس طرح سوالات کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر۔

اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔"

نوٹ: جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے کھانے پینے کپڑے بدلنے مکان کرایہ پر لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو اگر عذر ہو مثلاً سامان کو چھوڑتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا کسی اور ضروری کام میں مشغول ہوا تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف چلے جائیں۔ (منسک)

(4) ذکر خدا ﷻ اور رسول ﷺ اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائے فلاح دارین کرتا ہوا اور لبیک کہتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور ممکن ہو تو اس آستانہ پاک کو بوسے دے کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: "میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے اللہ کے نام کی مدد سے سب خوبیاں اللہ کے لیے اور رسول اللہ پر سلام۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور بیبیوں پر الٰہی میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

یہ دعا خوب یاد رکھے جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو

اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَمَوْضِعُ اَمْنِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعِظَامِيْ عَلَى النَّارِ۔

ترجمہ: "اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دارالسلام (جنت) میں داخل کر اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے اے جلال و بزرگی والے الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کردے"۔

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے تو پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دعا پڑھے مگر اخیر میں **رَحْمَتِكَ** کی جگہ **فَضْلِكَ** کہے اور اتنا اور بڑھائے۔ **وَسَهِّلْ لِيْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ** (ترجمہ) اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کردے۔

اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**

(5) وہ جگہ جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آئے تو ٹھہر جائے کہ یہ عظیم اجابت و قبول کا وقت ہے اور یہاں صدق دل سے اپنے تمام عزیزوں، دوستوں مسلمانوں کے لئے مغفرت و عافیت مانگے اور جنت بلا حساب کی دعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** اور تین مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

کہے اور یہ پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَالَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

ترجمہ: ''اے رب تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا اے اللہ عزوجل میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی''۔

اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًام بِکَ وَتَصْدِیْقًام بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً م بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّمَھَابَۃً وَزِدْ مِنْ تَعْظِیْمِہٖ وَتَشْرِیْفِہٖ مَنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَ تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ مَھَابَۃً۔

ترجمہ: ''اے اللہ تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کیا اے اللہ تو اپنے اس گھر کی تعظیم وشرافت و ہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم وتشریف سے اس شخص کی عظمت وشرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج وعمرہ کیا''۔

اور یہ درج ذیل دعائے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں،

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ اَسْئَالُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبْدِکَ الصَّالِحِ اَمْجَدْعَلِیْ وَمُرَتِّبِ ھٰذَا الْکِتَابِ اَللّٰھُمَّ انْصُرْھُمَا نَصْرًا عَزِیْزًا اٰمِیْنَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو وعافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں دین ودنیا وآخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مومنین ومومنات کے لیے اور تیرے صالح بندہ امجد علی اور اس کتاب کے مرتب کرنے والے کے لیے۔ الٰہی تو ان کی مدد فرما۔ آمین

(6) آئندہ جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِلَاحِسَابٍ اَللّٰھُمَّ اَسْئَالُکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ وَ تُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ وَعَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَّاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَالُکَ تَرْحَمَنِیْ وَتَفُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ تو اپنے اس گھر کی عظمت وشرافت و بزرگی ونکوئی و ہیبت زیادہ کرائے اللہ ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کر الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان الٰہی میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر''۔

حرم میں داخل ہونے کے بعد حاجی کیا کرے؟

احرام باندھ کر حرم میں آنے والا شخص چار حالتوں میں کسی ایک حال میں ہوگا۔ (۱) یا وہ صرف عمرہ کے ارادہ سے آیا ہوگا (۲) یا مفرد حاجی ہوگا (۳) یا متمتع (۴) یا قارن ہوگا۔

اگر وہ **صرف عمرہ کرنے یا حج تمتع** کے لئے آیا ہے تو اس کے لئے طوافِ قدوم سنت نہیں بلکہ وہ عمرہ کی نیت سے ایک طواف، صفا مروہ کی سعی بجالا کر حلق یا تقصیر کروا کر احرام کھول دیگا۔

جبکہ وہ شخص **جو حج قران کی نیت** سے آیا ہے وہ عمرہ کے افعال یعنی طواف اور سعی کرنے کے بعد حج کی قربانی تک سر نہ منڈوائے بلکہ مزید ایک اور طواف، طوافِ **قدوم** کی نیت سے کرلے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ طوافِ **قدوم** میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طوافِ زیارت میں اضطباع و رمل اور سعی کرنا ہوگی۔ اُس وقت لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہی کہ اسی طوافِ **قدوم** میں اضطباع و رمل کرلے اور اس کے بعد حج کی سعی کرلے تو طوافِ زیارت میں یہ کام نہ کرنا پڑیں گے۔

جبکہ وہ شخص **جو صرف حجِ افراد کی نیت** سے آیا ہے، اس پر عمرہ نہیں ہے بلکہ وہ طوافِ **قدوم** کی نیت سے صرف ایک طواف کریگا اور پھر بدستور حج کی قربانی تک احرام کی حالت میں رہے گا۔ اس کے لئے بھی بہتر یہ ہی ہے کہ اسی طوافِ قدوم میں اضطباع و رمل کرلے اور اس کے بعد صفا مروہ کے مابین سعی کرلے تا کہ طوافِ

زیارت میں یہ کام نہ کرنا پڑیں۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ چھوٹا حج کہلاتا ہے اور یہ چند اعمال کا نام ہے۔ **معتمر** یعنی عمرہ کرنے والا احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرنے کے بعد ایک طواف کریگا پھر اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کریگا اور اس کے بعد سر منڈوائیگا یا تقصیر کریگا یعنی ایک انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر چوتھائی سر کے بال ترشوائے گا۔ درج ذیل سطور میں عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ تفصیلاً لکھا جارہا ہے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں

(1) طواف کی ابتداء حجر اسود سے ہوگی اور فی زمانہ حجر اسود کی سمت ظاہر کرنے کے لئے حجر اسود کے بالمقابل سبز ٹیوب لائٹ جلتی ہے۔ حجر اسود کے قریب یا دور جہاں بھی جگہ ملے وہاں اس طرح کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(2) طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اضطباع کرلے یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈے پر ڈال دے۔

(3) اب کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے، پھر طواف کی نیت کرے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر''۔

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی جانب تھوڑا سا سرکئے، جب حجرِ اسود کے مقابل ہو جائیں تو کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ (5) میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیں کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسے ہی کریں، یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے۔ یقیناً ہمارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور اپنا روئے اقدس اس پر رکھا ہے۔ خوش نصیبی کہ ہمارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دیں نہ آپ دبیں کچلیں بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لیں اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے اسے چھو کر چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے لیں، محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ۔

ترجمہ: الٰہی تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی

حدیث میں ہے روز قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اس کے لئے گواہی دے گا۔

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ۔

ترجمہ: اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ اللہ پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔

اور دعا پڑھتے ہوئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھیں، جب حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جائیں سیدھے ہو جائیں۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلیں کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

رمل

(6) پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتا چلے (یعنی جلد جلد قدم رکھتا شانے ہلاتا، جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کودتا نہ دوڑتا) جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے۔ پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لئے ملے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(7) طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے۔ اور اگر قریب سے طواف کرنے میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دور سے طواف کرنا بہتر ہے۔

(8) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: ''اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کردے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے''۔

اور جب رکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال و اولاد میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے۔

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

ترجمہ: ''الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی ﷺ کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے''۔

اور جب رکن شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ تو اس حج کو مبرور اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے

نور کی طرف نکال''۔

(9) جب رکن یمانی کے پاس آئے تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں اور چاہیں تو اسے بوسہ بھی دیں اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا سنت نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور رکن شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ دینا کچھ نہیں ۔

(10) جب اس سے بڑھیں تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے۔وہی دعائے جامع پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھیں کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے۔یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کے بدلے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' ایسا کرے گا تو اللہ ﷻ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا''۔

(11) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لئے رکنا نہیں ہے بلکہ چلتے ہوئے پڑھنا ہے۔

(12) دعا اور درود چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسے مطوف پڑھا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھیں اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے ۔

(13) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجر اسود کے پاس پہنچے، یہ ایک پھیرا ہوا۔ اور اس وقت بھی حجر اسود کو بوسہ دیں یا جس طریقے سے استلام ہو سکے کر لیں۔ ہر پھیرے کے ختم پر یہی عمل دہرائیں۔ یونہی سات پھیرے کریں مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور رمل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلیں۔

(14) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کو استعمال کرے یا ہجوم کی وجہ سے دور سے اشارہ پر اکتفاء کرے۔اس طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لئے مسنون ہے، یعنی ان کے لئے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں مکہ والوں میں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لئے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طواف قدوم مسنون ہے۔

طواف کے مسائل

مسئلہ(1): طواف میں نیت فرض ہے بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو شریعت میں کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یونہی حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طواف قدوم ہے یا قران کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کئے تو پہلا

عمرہ کا ہے دوسرا طواف قدوم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طواف زیارت ہے اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔ (منسک)

مسئلہ (2): یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظّمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کو رہا یا کعبہ معظّمہ کو منہ یا پیٹھ کرکے آڑا آڑا طواف کیا یا حجر اسود کے سامنے سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظّمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔ یونہی حطیم کے اندر سے طواف کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس کا بھی اعادہ کرلے چاہیے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے۔ اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کرلیا کہ رکن عراقی سے رکن شامی تک حطیم کے باہر گیا اور واپس آیا یونہی سات بار کرلیا تو بھی کافی ہے۔ اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہوا جب بھی جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (3): طواف سات پھیروں پر ختم ہوگیا اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کردیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب سات پھیرے کرکے ختم کرے۔ یونہی اگر محض وہم و وسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہیں جب بھی اسے سات پھیرے کرکے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کردے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (4): طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا

واجب ہے تو اب پھر سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتادیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کرلینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہنے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو گمان غالب پر عمل کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (5): طواف ہمیشہ کعبہ معظّمہ کے گرد مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ (6): جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کرسکتا اور سو رہا ہے اس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (7): مریض کو طواف کرایا اور خود اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہوگئے۔ اگرچہ دونوں کے دو مختلف قسم کے طواف ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (8): طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض یا نیا وضو کرنے کے لئے چلا گیا تو واپس آکر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے باقی رہ گئے ہوں صرف انہیں ہی ادا کرلے تو طواف پورا ہوجائے گا۔ دوبارہ سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ پہلے چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کئے تھے تو بنا ہی کرے یعنی از سر نو نہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(9): معذورِ شرعی طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب دوبارہ وضو کرنے کے بعد باقی طواف پورا کرے اور اگر چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہوگیا جب بھی وضو کر کے باقی طواف کو پورا کرے اور اس صورت میں **افضل** یہ ہے کہ سرے سے کرے۔(منسک)

مسئلہ(10): رمل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو لہٰذا اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی طوافِ زیارت تک موخر کرے تو طواف قدوم میں رمل نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(11): طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔(منسک) میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجاج کو وقت احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کیے رہیں یہاں تک کہ نماز احرام میں اضطباع کیے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ(12): طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرع مطہر پسند نہیں کرتی مرد اور عورتوں کی طرف بری نگاہ نہ کرے کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اسے نہ دیکھے بلکہ اسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھے جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

نماز طواف

طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آکر آیہ کریمہ:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (پ ۱: البقرہ)

(ترجمہ) ''اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ''۔

پڑھ کر اسی مقام پر دو رکعت طواف پڑھیں۔ خیال رہے کہ یہ نماز واجب ہے۔ **افضل** ہے کہ پہلی رکعت میں **قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** دوسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ کراہت نکل جانے پر پڑھیں۔ حدیث میں ہے جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگیں۔ یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

ترجمہ: ''اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے

جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تا کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اور اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان"۔

حدیث میں ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے: جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا غم دور کروں گا محتاجی اس سے نکال لوں گا۔ ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی اگر چہ وہ اسے نہ چاہے اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں۔ مثلاً:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَمَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَبَيْتُكَ الْحَرَامُ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّخَطَايَا جَمَّةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰھُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

ترجمہ: "اے اللہ یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور برے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے اے اللہ تو ہمیں عافیت دے اور ہم کو معاف کر اور ہم کو بخش دے بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔

مسائل

مسئلہ (13): اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ حدود حرم میں کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ (14): سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی (منسک)

ملتزم سے لپٹنا

نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائیں اور قریب حجر اسود اس سے لپٹیں اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھیں اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائیں یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی طرف پھیلائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے،

ملتزم کی دعا

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ

(ترجمہ) "اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر"۔

حدیث میں فرمایا جب میں چاہتا ہوں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔ نہایت خضوع و خشوع و عاجزی و انکساری

کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے:

اِلٰہِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عِقَابَكَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِكَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَیْرِكَ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَاغَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط وَاکْفِنَا کُلَّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعَمَائِكَ وَاَفْضَلُ صَلَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِكَ وَجَمِیْعِ رُسُلِكَ وَاَصْفِیَآئِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآئِكَ .

ترجمہ: ''الٰہی میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا اے اللہ میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کردے اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لئے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں اے اللہ اے اس آزاد گھر کے مالک تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کردے۔ اے کریم اے بخشنے والے اے غالب اے جبار اے رب تو ہم سے قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو قبول کرنے والا مہربان ہے اے اللہ اس آزاد گھر کے مالک ہماری

گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر برائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کردے الٰہی تیرے لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل درود انبیاء کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں پر اور برگزیدہ لوگوں پر اور ان کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر''۔

مسئلہ (15): ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے، اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ (منسک)

زمزم کی حاضری

فقہاء فرماتے ہیں کہ پھر زمزم پر آئیں، ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچیں ورنہ بھرنے والوں سے لے لیں۔ مگر فی زمانہ اس مقدس سنت پر عمل ممکن نہیں کہ اب زمزم کے مقدس کنویں کو بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے مطاف کے نیچے مخفی کردیا گیا ہے کہ عام لوگوں کے لئے اس کی زیارت بھی ممکن نہیں۔ بہر حال آج کل مطاف کے اطراف کولر نصب کردیئے گئے ہیں جہاں سے پانی بھر کر اور کعبہ کو منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پئیں، ہر بار بسم اللہ سے شروع کریں اور الحمد للہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیں، باقی پانی بدن پر ڈال لیں منہ اور سر اور بدن میں اس سے مسح کریں اور پیتے وقت دعا کریں کہ قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں'' زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے

ہے''۔اس وقت کی دعا یہ ہے:

زمزم شریف کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں''۔

یا وہی دعا جامع پڑھیں، اور حاضری مکہ معظّمہ تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا،کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پی لیں،کبھی عذاب قبر سے محفوظی کے لئے،کبھی محبت رسول اللہ ﷺ بڑھنے کے لئے،کبھی وسعت رزق،کبھی شفائے امراض،کبھی حصول علم وغیرہا خاص خاص مرادوں کے لئے پئیں۔وہاں جب بھی پینا نصیب ہو پیٹ بھر کر پئیں۔حدیث میں ہے''ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کبھی پیٹ بھر کر نہیں پیتے''۔چاہ زمزم کے اندر نظر بھی کریں کہ حدیث شریف کے مطابق نفاق کو دور کرتا ہے(مگر فی زمانہ یہ ممکن نہیں)۔

صفا ومروہ کی سعی

اب اگر کوئی تھکان وغیرہ نہ ہوتو ابھی ورنہ کچھ آرام لے کر صفا ومروہ میں سعی کے لئے سبز لائٹ کی طرف پشت کر کے حجر اسود کے سامنے جہاں جگہ ملے وہاں آئیں اور اسی طرح تکبیر وغیرہ یعنی بسم اللہ وَالْحَمْدُلِلّٰہ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ و اَللّٰہُ اَکْبَر اور درود پڑھتے ہوئے استلام کرلیں اور فوراً صفا پر آجائیں۔زیادہ اوپر نہ چڑھیں بلکہ

اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کو یہاں کھڑے ہوکر کعبہ نظر آنے لگے۔پھر یہ پڑھیں،

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَاللّٰہُ بِہٖ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾ (پ ۲ البقرہ ۱۵۸)

ترجمہ:''میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بے شک صفا ومروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے''۔

پھر کعبہ معظّمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھائیں اور اتنی دیر تک ٹھہریں جتنی دیر میں سورۂ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح وتکبیر ودرود پڑھیں اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے اور یہاں بھی دعائے جامع پڑھیں اور یہ پڑھیں:

کوہ صفا کی دعا

اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَاھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَ لَہُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِہِ الْخَيْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَالُكَ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَ يُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَ اَنْبِيَائِكَ وَ مَلٰٓئِكَتِكَ وَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيَ الْيُسْرٰى وَ جَنِّبْنِيَ الْعُسْرٰى اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم وَ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ نَسْئَالُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّدِيْنًا قَيِّمًا وَّنَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّنَسْئَالُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَ نَسْئَالُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَ نَسْئَالُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ نَسْئَالُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ۔

ترجمہ: ”حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو ہدایت کی حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے

ہم کو دیا۔حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو الہام کیا حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اگر چہ کافر برا مانیں اللہ کی پاکی ہے شام وصبح اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے الٰہی تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے اللہ کے لئے پاکی ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو برتر بزرگ ہے الٰہی تو مجھ کو اپنے محمد نبی ﷺ کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا۔الٰہی تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و انبیاء و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں الٰہی میرے لئے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا الٰہی اپنے رسول محمد ﷺ کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری

خطا بخش دے الٰہی تجھ سے ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں الٰہی تو درود و سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے بقدر درازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں"۔

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں نہ اس طرح جیسا بعض کم علم ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں، یونہی تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگے اٹھائے رہے جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے۔

پھر سعی کی نیت ان الفاظ میں کریں:

سعی کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَۃِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

ترجمہ: "اے اللہ میں صفا مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں پس تو اسے میرے واسطے آسان فرمادے اور مجھ سے قبول فرمالے۔"

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلیں، ذکر و درود برابر جاری رکھیں۔ جب صفا مروہ کے درمیانی راستہ میں واقع دو سبز ستون (فی زمانہ اس مقام کو سبز ٹیوب لائٹس کے

ذریعہ ممتاز کیا گیا ہے) میں سے پہلے کے قریب پہنچے تو مرد حضرات یہاں سے دوڑنا شروع کریں یہاں تک کہ دوسرے سبز ستون (میل) سے نکل جائیں، مگر خیال رہے کہ اتنا تیز نہ دوڑیں کہ کسی کی ایذاء کا باعث ہو۔ اسی دوڑ کے دوران یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

سبز میلوں کی دعا

رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَتَجَاوَزۡ عَمَّا تَعۡلَمُ وَتَعۡلَمُ مَا لَا نَعۡلَمُ ط اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَکۡرَمُ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡہُ حَجًّا مَّبۡرُوۡرًا وَّسَعۡیًا مَّشۡکُوۡرًا وَّذَنۡبًا مَّغۡفُوۡرًا اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ یَا مُجِیۡبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ وَ تُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: "اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بے شک تو عزت و کرم والا ہے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے اے دعاؤں کو قبول کرنے والے اے رب ہم سے تو قبول کر بے شک تو سننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ کرنے والا مہربان ہے اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا"۔

دوسرے میل سے نکل کر درمیانی چال سے چلیں اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مروہ تک پہنچیں۔ یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ زمین کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہوگیا لہٰذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہوجائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔ اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے جیسا صفا پر کیا تھا تسبیح وتکبیر وحمد وثنا ودرود ودعا یہاں بھی پڑھیں، یہ ایک پھیرا ہوا۔

پھر یہاں سے صفا کو ذکر و درود اور دعائیں پڑھتے ہوئے جائیں، جب سبز میل کے پاس پہنچیں اسی طرح دوڑیں اور دعا پڑھیں، اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ چلیں پھر صفا تک جائیں، یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ پھر صفا سے تیسرا پھیرا شروع کریں یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو۔ اور ہر پھیرے میں اسی طرح کریں۔ اس کا نام سعی ہے دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو یہ برا کیا کہ سنت ترک ہوئی مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اضطباع نہیں اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ دیر ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہوجائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہوگا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے وہیل چیئر پر بیٹھ کر سعی کرتا ہے تو سبز میلوں کے درمیان وہیل چیئر کو تیز چلوائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

سعی کے اہم مسائل

مسئلہ(16): اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا

جائے گا، اب دوبارہ صفا سے مروہ کو جائے گا کہ یہ پہلا پھیرا ہوا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ(17): سعی کے لئے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی۔ اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔ احرام سے قبل سعی نہیں ہوسکتی اور حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو۔ اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈ الیا پھر سعی کی تو سعی ہوگئی مگر چونکہ واجب ترک ہو لہٰذا دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ(18): سعی کے لئے طہارت شرط نہیں حیض والی عورت اور جب بھی سعی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(19): سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہٰذا اگر سواری یا ڈولی، وہیل چیئر وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ(20): سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہوا دوسرا ترک سنت کا۔ (منسک)

سخت احتیاط

بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ ان کی

کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے یونہی ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتی ہیں حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اس فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض، دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کئے، وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پرواہ نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجر اسود وغیرہما ثواب کے لئے کیا جاتا ہے مگر ایسی عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہٰذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انہیں تاکید کے ساتھ ایسی حرکات سے منع کرنا چاہئے۔

مسئلہ (21): مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

سعی کی نماز

مسئلہ (22): مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (درمختار) امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ مطلب بن وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تشریف لا کر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔

مسئلہ (23): سعی کے ساتھ پھیرے پے در پے کرے، اگر متفرق طور پر کئے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہو گئی، ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (24): سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہئے نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہے۔

مسئلہ (25): جو شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھ نیابتاً سعی کر سکتے ہیں۔ (منسک)

طواف و سعی کے مباحات

درج ذیل باتیں طواف و سعی دونوں میں جائز ہیں:

(1) سلام کرنا، (2) جواب دینا، (3) حاجت کے لئے کلام کرنا، (4) فتویٰ پوچھنا (5) مفتی کے لئے فتوی دینا (6) پانی پینا (7) حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔

مکروہات سعی

سعی میں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(1) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے یونہی شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔

(2)خرید وفروخت (3)فضول کلام (4)صفا یا مروہ پر بالکل نہ چڑھنا (5)مرد کا سعی میں بلا عذر نہ دوڑنا (6)طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا (7)ستر عورت نہ ہونا (8)پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے۔

طواف وسعی کے مسائل میں مرد وعورت کے فرق

طواف وسعی کے مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر اضطباع، رمل، سعی میں دوڑنا یہ تینوں باتیں عورتوں کے لئے نہیں۔خواتین کے لئے مردوں کے ہجوم میں گھس کر حجر اسود کا بوسہ لینا یا رکن یمانی کو چھونا یا کعبہ سے قریب ہونا جائز نہیں ہاں البتہ یہ کام مردوں کو چھوئے اور کسی کو ایذا دیئے بغیر ہو جائے تو جائز ہے۔

واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف وسعی اور سر منڈانے یا بال ترشوانے کا نام ہے۔قران وتمتع والے کے لئے یہی عمرہ ہو گیا اور افراد والے کے لئے یہ طواف ”طواف قدوم“ یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

مسئلہ(26): حج کرنے والا مکہ معظّمہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طواف قدوم ساقط ہو گیا مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور طواف قدوم کے ترک کی وجہ سے دم وغیرہ واجب نہیں۔ (جوہرہ ردالمختار)

حاجی لبیک کہنا کب موقوف کرے گا؟

قارن اور مفرد (یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا) یہ دونوں قسم کے حاجی لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں ان کی لبیک دسویں تاریخ رمی جمرہ کے وقت

ختم ہو گی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر ان شاء اللہ آتا ہے۔ متمتع یعنی جس نے تمتع کیا ہے وہ اور معتمر یعنی صرف عمرہ کرنے والا کعبہ معظّمہ کا طوف شروع کرتے وقت حجرہ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے یا استلام کرتے ہی لبیک کہنا چھوڑ دیں اور طواف وسعی مذکور کے بعد سر منڈائے یا بال کتروائے اور احرام سے باہر آجائیں۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے وہ چوتھائی سر کے بالوں کو صرف ایک پورے برابر بال کتروالیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر مونڈانے والوں کے لئے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار۔ اور متمتع اگر منیٰ قربانی کے لئے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اسے جائز نہیں بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔

طواف قدوم یا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کیا کرے؟

مفرد و قارن تو حج کے رمل وسعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو گئے مگر متمتع نے جو طواف وسعی کئے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل وسعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طواف قدوم ہے نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پالے لہٰذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل وسعی کر لے اب اسے بھی طواف زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہو گی۔اب یہ سب حجاج (قارن متمتع مفرد کوئی ہو) منیٰ کے جانے کے لئے مکہ معظّمہ

میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کررہے ہیں ایام اقامت میں جس قدر ہوسکے صرف طواف بغیر اضطباع ورمل وسعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں۔

زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لئے ایسے وقت کا انتخاب کریں جب ہجوم کم ہو جائے۔ یونہی صفا ومروہ کے درمیان سعی کے لئے بھی، مگر فی زمانہ سارا سال ہی اللہ کے فضل وکرم سے بیت اللہ شریف میں ہجوم رہتا ہے لہٰذا ممکن ہو تو طواف وسعی پہلی یا دوسری منزل سے کروائیں کہ یہ طواف اگرچہ طویل ہوتا ہے مگر اسی میں بھلائی ہے۔

خواتین نماز قیام گاہ ہی میں ادا کریں

عورتیں نماز اپنی رہائش گاہ ہی میں پڑھیں، نمازوں کے لئے جو خواتین دونوں مسجدین کریمین (یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی زادھما اللہ تعظیما وتکریما) میں حاضر ہوتی ہیں کم علمی ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے میں ہے، ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار ایسے وقت میں طواف کرلیا کریں کہ جب ہجوم کم ہو اور مدینہ طیبہ میں صبح وشام صلاۃ وسلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

اب یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات دن میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار کہیں اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں اور

دعا کریں کہ وقتِ قبول ہے۔

منیٰ کو روانگی اور وقوف عرفات

اللہ ﷻ فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ **(پ ۲ البقرہ ۱۹۹)**

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہاں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (یعنی عرفات) اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

حدیث ۱......صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا اللہ ﷻ نے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جاکر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

حدیث ۲......صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ ؓ سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے کہ یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن

وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال ؓ نے اذان و اقامت کہی پھر حضور ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں جابر ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

حدیث ۴...... مسلم ونسائی وابن ماجہ ورزین رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ ﷻ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے۔

حدیث ۵...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کی سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء علیہم السلام نے کی، یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

حدیث ۶...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً طلحہ بن عبید اللہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل، حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن رحمت کا نزول اور اللہ ﷻ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

حدیث ۷...... ابن ماجہ وبیہقی رحمہما اللہ عباس بن مرداس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور ﷺ نے عرض کی اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کردے اور ظالم کی مغفرت فرمادے۔ اس دن میں یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور ﷺ نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کی ہمارے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ دشمنِ خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔

حدیث ۸...... ابویعلیٰ وبزار وابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ ﷻ کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ارشاد فرمایا اللہ ﷻ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ ﷻ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ عرفہ کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا ہے ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سر گرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت

کے امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ ﷻ فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔

حدیث ۹...... امام احمد وطبرانی رحمہما اللہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے، پھر سو بار کہے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ** کہے اور سو بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھے اور پھر سو بار یہ درود پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ** ۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور تکبیر وتعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر یہ میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

حدیث ۱۱...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کئے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی یا امیر المومنین پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انہیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی عرض کی گئی یا امیر المومنین! ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے زوار ومہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی یا امیر المومنین! غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لئے ہے فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اسے بخش دے۔ جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک وصاف ہونے کا وقت قریب آیا اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

اب وہ ایام آگئے ہیں کہ جن کے لئے حاجی دور دراز سے سفر کر کے اس مقدس حرم کی مقدس سرزمین پر پہنچے۔ اب ان ایام کے مسائل رقم کئے جاتے ہیں۔

آٹھویں تاریخ

آج کے دن کا نام یوم الترویہ ہے جس نے احرام نہ باندھا اب باندھ لے اور حج تمتع کرنے والا ایک نفل طواف میں رمل وسعی کرے جیسا کہ اوپر گزرا۔ احرام

کے متعلق جو آداب پیشتر بیان کئے گئے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہا دھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے۔ اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔ حج کا احرام اپنی رہائش گاہ سے بھی باندھنا جائز ہے مگر افضل مسجد الحرام سے ہے۔

جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلیں اگر کوئی آفتاب نکلنے سے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے۔ اور زوال کے بعد بھی جا سکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھیں اور ہو سکے تو پیدل جائیں کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آئیں گے، ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھہتر کھرب چالیس ارب بنتی ہیں اور اللہ ﷻ کا فضل اسی نبی کے صدقے میں اس امت پر بے شمار ہے جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

منیٰ جاتے وقت راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کریں۔ جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ
(ترجمہ) ''الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیاء پر کیا''۔

یہاں رات کو ٹھہریں، اگر ممکن ہو تو آج آٹھویں کی ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھیں۔ اگر اژدھام یا دوری کی وجہ سے یہ مشکل ہو تو اپنے اپنے خیموں میں کوشش کرکے با جماعت ادا کریں۔ آج کل بعض معلموں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں پوری رات نہیں ٹھہرتے اور

نماز فجر سے پہلے ہی عرفات لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی نہ مانیں اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑیں، قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

شب عرفہ یعنی نو (9) ذی الحجہ کی رات، منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کریں۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشاء و فجر، جماعت اولیٰ سے پڑھیں کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور باوضو سوئیں کہ روح عرش تک بلند ہوگی۔ عبد اللہ بن مسعود ؓ سے بیہقی و طبرانی رحمہما اللہ وغیرہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ ﷻ سے مانگے گا پائے گا جبکہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔

دعائے شب عرفہ

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ - سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ.

(ترجمہ) ''پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اسی کی ملک میں ہیں، پاک

ہے وہ جس نے آسمان بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف''۔

تنبیہ: اس بات کا بھی خیال رکھے کہ فی زمانہ حجاج کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کے خیمے مزدلفہ تک نصب کر دیئے جاتے ہیں، لہذا کوشش کرے کہ کم از کم اپنی نمازیں منیٰ میں جا کر ادا کریں۔ اگر ہو سکے تو وہیں رات گزاریں۔

عرفات کو روانگی

نماز فجر مستحب وقت میں پڑھ کر لبیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے چمکے۔ اب عرفات کو چلیں، دل کو خیال غیر سے پاک کرنے کی کوشش کریں کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخشش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا۔ وسوسے آئیں تو ان سے لڑائی نہ باندھیں کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ آپ کسی اور خیال میں لگ جائے، لڑائی باندھی جب بھی تو کسی اور خیال میں پڑ جائیں گے، بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ شیطان مردود نا کام واپس جائے گا۔

مسئلہ (27): اگر کسی نے عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر برا کیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یونہی اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے

عرفات کو چلا گیا تو برا کیا۔

راستے بھر میں ذکر و درود کریں، بے ضرورت کچھ بات نہ کریں، لبیک کی بے شمار بار بار کثرت کرتے چلیں اور منیٰ سے نکل کر یہ دعا پڑھیں:

راہ عرفات کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا اَقْرَبَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُھَا مِنْ رِّضْوَانِكَ وَاَبْعَدَھَا مِنْ سَخَطِكَ ط اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ غَدَوْتُ وَعَلَیْكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَفْضَلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لئے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر بے شک تو ہر شے پر قادر ہے اے اللہ میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر الٰہی میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو ان میں سے کر جن کے ساتھ آج کے دن تو مباہات کرے گا جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں الٰہی میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی

ہے اور اللہ درود بھیجے بہترین مخلوق محمد ﷺ اور ان کی آل واصحاب سب پر''۔

عرفات میں داخلہ

جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کریں کہ ان شاء اللہ وقت قبول ہے ۔عرفات میں اس مقدس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام سے بچ کر اتریں ۔ آج کے ہجوم میں لاکھوں آدمی ہزاروں کیمپ ، خیمے ہوتے ہیں اپنے کیمپ سے جاکر واپسی میں ملنا دشوار ہوتا ہے ، اس لئے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دیں کہ دور سے نظر آئے ۔ اگر خواتین ساتھ ہوں تو ان کے برقعہ پر کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگا دیں کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکیں اور دل پریشان نہ ہو۔ دوپہر تک زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کریں اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ وخیرات و ذکر و لبیک و دعا و درود اور استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہیں ۔حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں سب سے بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے:

لَانَعْبُدُ اِلَّااِیَّاہُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّاسِوَاہُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَ تَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ

شَرِّمَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَ شَرِّمَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَ شَرِّمَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَ شَرِّبَوَائِقِ الدَّھْرِ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِیْرِ الْعَائِذِ مِنَ النَّارِ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِکَ وَاَدْخِلْنِیْ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ الْاِسْلَامَ فَلَا تَنْزِعْہُ عَنِّیْ حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْہِ

(ترجمہ) ''اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے اے اللہ تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور اس شر سے آفات زمانہ کے اے اللہ یہ امن کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اے اللہ جو تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا''۔

وقوف عرفات کی اہم احتیاط

دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہولے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے، آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت وسستی کا باعث ہے ۔ تین روٹی کی بھوک والا

آدمی ایک ہی کھائے، نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی حالانکہ اللہ ﷻ کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار وبرکات لینا چاہیں تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہیں تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھائیں، مانیں گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانیں گے تو اس کا نقصان آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کر دیکھیں اگلی حالت سے فرق نہ پائیں جبھی کہنا۔ کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور وذوق کے لئے جگہ خالی رکھیں۔ ع۔ بھرا برتن دوبارہ کیا بھرے گا۔

جب دوپہر قریب آئے نہالیں کہ سنت موکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو ہی کرلیں۔

عرفات میں ظہر وعصر کی نماز

آج کے دن ظہر اور عصر کی نماز ملا کر اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ظہر کے فرض ادا کرنے کے فوراً بعد عصر کی تکبیر کہی جاتی ہے اور نماز عصر با جماعت ظہر ہی کے وقت میں ادا کی جاتی ہے مگر اس کی بعض شرائط ہیں جنہیں پورا کیا جانا ضروری ہے۔ بہر حال جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں۔ وہ لوگ ظہر اپنے وقت میں اور عصر کو وقت عصر ہی میں ادا کریں گے۔ اور فی زمانہ لوگوں کا مسجد نمرہ کے پاس اس قدر اژدھام ہوتا ہے کہ کمزور تو کمزور طاقتور لوگ بھی پس کے رہ جاتے ہیں، نیز خیموں اور کیمپوں کی کثرت کی وجہ سے ہر سال حج کرنے والے حاجی بھی راستہ بھول جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دعا میں

مصروف ہونے کے بجائے شام تک اپنا خیمہ یا کیمپ ہی ڈھونڈتے رہ جاتے ہیں لہذا مناسب یہی ہے کہ اپنے اپنے خیمہ میں نماز ادا کریں۔

عرفہ کا وقوف

محترم حاجی غور کریں کہ جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت اور کام میں مشغول ہونا کس قدر بے ہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھانے، پینے، حقے، چائے اڑانے میں مصروف ہیں۔ خبردار ایسا نہ کریں، نماز پڑھتے ہی فوراً موقف (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہوکر ذکر ودعا کا حکم ہے) کو روانہ ہو جائیں اور ممکن ہو تو اونٹ (یا سواری) پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبنے کچلنے سے محافظت بھی۔

(19) بعض معلم اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں ان کی نہ سنیں کہ وہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں۔ کہ بطن عرنہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اپنی ڈیڑھ اینٹ الگ نہ سمجھیں۔ اس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیاء بلکہ الیاس وخضر علیہما السلام دو نبی موجود ہیں۔ یہ تصور کریں کہ انوار وبرکات جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

افضل یہ ہے کہ جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے روبقبلہ کھڑا ہو جبکہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے۔ وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں۔ بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں وقوف کی نیت کرنا اور روبقبلہ ہونا افضل ہے۔

وقوف کی سنتیں

وقوف میں یہ امور سنت ہیں۔ (1) غسل (2) دونوں خطبوں کی حاضری اگر علی وجہ السنہ ہو (3) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا جبکہ شرائط پائی جائیں (4) بے روزہ ہونا (5) باوضو ہونا (6) نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

بعض کم علم یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچیں اور ان کی طرف بھی برا خیال نہ کریں۔ یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

وقوف کے آداب

اب وہ لوگ جو یہاں میدان میں ہیں اور وہ کہ خیموں میں ہیں، سب ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب ﷻ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ میدان قیامت میں حسابِ اعمال کے لئے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں، نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دستِ دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے، تکبیر وتہلیل وتسبیح ولبیک وحمد وذکر ودعا

وتوبہ واستغفار میں ڈوب جانے کی کوشش کریں کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیل اجابت وسعادت ہے ورنہ رونے کا سا منہ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔ اثنائے دعا وذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کریں۔ آج کے دن دعائیں بہت مقبول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے۔ چند بار اسے کہہ لیں اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود وذکر وتلاوت قرآن میں گزاریں کہ حدیث شریف کے مطابق دعا والوں سے زیادہ پائینگے۔ نبی ﷺ کا دامن پکڑیں، محبوبانِ خدا مثل غوث اعظم ﷜ سے توسل کریں۔ اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کرکے بید کی طرح لرز جائیں اور یقین جانیں کہ اُس کے عذاب سے اسی کی پاس پناہ ہے۔ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ لہٰذا شفیعوں کا دامن پکڑیں۔ اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگیں اور اسی حالت میں رہیں کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اس کی رحمت عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہو جاتا ہے۔ یونہی تضرع وزاری میں رہیں، یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آ جائے۔ اس سے پہلے کوچ کرنا منع ہے۔ بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں ان کا ساتھ نہ دیں۔ کیا معلوم کہ رحمت الٰہی کس وقت توجہ فرمائے اگر آپ کے چل دینے کے بعد رحمت نازل ہوئی تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے۔ اور اگر غروب سے پہلے ہی حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے۔ اس مقام پر پڑھنے کے لئے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ تین بار پھر کلمہ توحید۔ اس کے بعد تین بار اَللّٰھُمَّ اھۡدِنِیۡ بِالۡھُدٰی وَنَقِّنِیۡ وَاعۡصِمۡنِیۡ بِالتَّقۡوٰی وَاغۡفِرۡلِیۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَالۡاُوۡلٰی۔

(ترجمہ) اے اللہ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیز گاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ پھر درج ذیل دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشِتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّیْحُ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّیْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَ قَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْهُ لَنَاوَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّفَكَرِّهْهُ اِلَیْنَاوَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَا مَ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَكَانِیْ وَ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُا الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِیْنِ وَ اَبْتَهِلُ اِلَیْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الْمُضْطَرِّدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَ فَاضَتْ لَكَ عَیْنَاهُ وَ نَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِكَ رَبِّیْ شَقِیًّا وَّكُنْ بِیْ رَؤُفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَخَیْرَ الْمُعْطِیْنَ.

(ترجمہ) ''اے اللہ اس کو حج مبرور کر اور گناہ بخش دے الٰہی تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں اے اللہ میری نماز و عبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار تو ہی میرا وارث ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر اور سینہ کے وسوسہ اور کام کی پراگندگی سے الٰہی میں سوال کرتا ہوں اس چیز کی خیر کا جس کو ہوا لاتی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے۔ الٰہی ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے الٰہی میں رزق پاکیزہ مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں الٰہی تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا۔ اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا الٰہی جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انہیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو ان سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر الٰہی تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں میں نامراد محتاج فریاد کرنے والا پناہ چاہنے والا خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا مقر و معترف ہوں مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گناہ گار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے اے پروردگار تو اپنی دعا سے مجھے بد بخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان ہو جا اے بہتر سوال کئے گئے اور اے بہتر دینے والے''۔

اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے اوپر مذکور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انہیں بھی پڑھیں یعنی سو (100) بار **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ**

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

سو(100)بار پوری سورت:''قُلْ هُوَ اللّٰهُ......''

سو(100)بار یہ درود شریف:اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی عرفہ کے دن یہ دعا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًاَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَایَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَایَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّمَاتَهُبُّ بِهِ الرِّیْحُ وَشَرِّبَوَآئِقِ الدَّهْرِ

ترجمہ: اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جسے ہوا اڑا لاتی ہے اور آفاتِ دہر کی برائی سے۔

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف وتلاوت قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہیں۔

حاجی مغفرت کا یقین کرلے

ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ کے سچے وعدوں پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں جو داغ اللہ عزوجل نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

وقوف کے مکروہات۔

یہاں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں۔

(1)غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑکر روانگی میں لگ جانا مکروہ ہے جبکہ غروب تک حدود عرفات سے باہر ہوجانا حرام ہے۔(2)نمازیں ادا کرنے کے بعد موقف کو جانے میں دیر (3)اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا (4)توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا (5)کوئی دنیوی بات کرنا (6)غروب پر یقین ہوجانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا (7)مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔

تنبیہ۔موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچیں، البتہ جو مجبور ہے معذور ہے۔

امام اہل سنت کی ضروری نصیحت

محترم حجاج!بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ معظمہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔یہ آپ کے امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی

طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانئے کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ (خواتین) خاص دربار میں حاضر ہیں بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد قہار کی کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (پ۱۴ النحل ۶۰) ہاں ہاں ہوشیار ایمان بچایئے، قلب و نگاہ سنبھالیئے، حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑ ہوتی ہے اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

وقوف کے مسائل

مسئلہ (28): وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا اور ذیقعدہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے بعد کو ثابت ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوگی اور وقوف دسویں تاریخ کو ہوا مگر ضرورۃً یہ جائز مانا جائے گا اور اگر دھوکا ہوا کہ آٹھویں کا نویں سمجھ کر وقوف کیا پھر معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ (29): اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے تو وقوف لازم ہے، لہذا وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا۔ اور اگر اتنا وقت باقی نہ

ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے ان کو وقوف نہ ملے گا تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کریں۔ (منسک)

مسئلہ (30): جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضروری ہے کہ اسی دن وقوف کریں جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔ (منسک)

مسئلہ (31): تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو، باوضو ہو یا بے وضو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں، یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب حج اس کا فاسد نہ ہوگا جبکہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا۔ اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ محرم ہو گیا۔ دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس

کے کپڑے اتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ (32): جس کا حج فوت ہوگیا یعنی اسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہوگئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہوگیا لہٰذا عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ (33): آفتاب ڈوبنے سے پہلے اژدہام کے خوف سے حدودِ عرفات سے باہر ہوگیا اس پر دم واجب ہے۔ پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا تو دم معاف ہوگیا۔ اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر تھا اور جانور اسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دم واجب ہے یونہی اگر اس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اس کے پیچھے چل دیا۔ (منسک)

مسئلہ (33): محرم نے نماز عشاء نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے مگر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جاتا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے۔ (جوہرہ) اور بہتر یہ کہ چلتے میں پڑھ لے بعد کو اعادہ کرے۔ (منسک)

مزدلفہ کی روانگی

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ﴾ (پ ٢ البقرہ: ١٩٨)

ترجمہ: ''اور جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو

جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔''

صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے۔ یہاں مغرب وعشاء کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہوگئی اس وقت اذان واقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔ پھر قصویٰ پر سوار ہوکر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کرکے دعا وتکبیر وتہلیل وتوحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہوگیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

جب غروب آفتاب کا یقین ہوجائے فوراً مزدلفہ کو چلیں اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کریں۔ راستے بھر ذکر ودرود ودعا ولبیک وزاری وبکا میں مصروف رہیں۔ اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيۡكَ اَفَضۡتُ وَفِيۡ رَحۡمَتِكَ رَغِبۡتُ وَمِنۡ سَخَطِكَ رَهِبۡتُ وَمِنۡ عَذَابِكَ اَشۡفَقۡتُ فَاقۡبَلۡ نُسُكِيۡ وَاَعۡظِمۡ اَجۡرِيۡ وَ تَقَبَّلۡ تَوۡبَتِيۡ وَارۡحَمۡ تَضَرُّعِيۡ وَاسۡتَجِبۡ دُعَائِيۡ وَاَعۡطِنِيۡ سُؤۡلِيۡ اَللّٰهُمَّ لَا تَجۡعَلۡ هٰذَا اٰخِرَ عَهۡدِنَا مِنۡ هٰذَا الۡمَوۡقِفِ الشَّرِيۡفِ الۡعَظِيۡمِ وَارۡزُقۡنَا الۡعَوۡدَ اِلَيۡهِ مَرَّاتٍ كَثِيۡرَةً بِلُطۡفِكَ الۡعَمِيۡمِ.

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیرے غضب سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول اور میرا اجرِ عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور میری دعا قبول کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے مجھے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر''۔

راستہ میں جہاں گنجائش پائیں اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو اتنی دیر اتنی دور تیز چلیں، پیدل ہوں خواہ سوار۔ جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل ہے۔

مزدلفہ میں داخلہ کی دعا

مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا جَمْعٌ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِىْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَغْفِرَلِىْ ذُنُوْبِىْ وَتَرْحَمَنِىْ وَتَجْمَعَ عَلَى الْهُدٰى اَمْرِىْ وَتَجْعَلَ التَّقْوٰى زَادِىْ وَذُخْرِىْ وَالْاٰخِرَةُ مَاٰبِىْ وَهَبْ لِىْ رِضَاكَ عَنِّىْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَامَنْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ اَعْطِنِى الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاصْرِفْ عَنِّى الشَّرَّ كُلَّهٗ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِىْ وَعَظْمِىْ وَشَحْمِىْ وَ شَعْرِىْ وَسَآئِرَ جَوَارِحِىْ عَلَى النَّارِ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

(ترجمہ) ''اے اللہ یہ جمع (مزدلفہ) ہے یہاں تجھ سے تمام کے مجموعہ کا سوال کرتا

ہوں اے اللہ مشعر حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور تقوی کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی ہو جا۔ اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی برائی سے بچا۔ اے اللہ میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان''۔

مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا طریقہ

وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستہ سے بچ کر ٹھہریں ورنہ جہاں جگہ ملے قیام کریں۔ غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا یعنی عشاء کا وقت شروع ہو جائیگا۔ یہاں سب کاموں سے پہلے مغرب وعشاء پڑھیں اور اگر مغرب کا وقت باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھیں، نہ عرفات میں پڑھیں، نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ بھی لیں گے تو عشاء کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقتِ عشاء میں ادا کی نیت سے پڑھیں۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کی جماعت کریں، عشاء کے فرض پڑھ لیں۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں، اور اگر باجماعت نہ پڑھ سکیں تو تنہا پڑھ لیں۔

مسئلہ (34): یہ مغرب وقتِ عشاء میں پڑھنی اسی کے لئے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے

اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (35): اگر مزدلفہ کے آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ (36): اگر مزدلفہ میں مغرب کے وقت نکل جانے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے عشاء پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہوگئی خواہ وہ شخص صاحب ترتیب ہو یا نہ ہو (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ (37): اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ (38): عرفات میں ظہر وعصر کے لئے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت۔ (درمختار)

مسئلہ (39): دونوں نمازوں کے درمیان سنت ونوافل نہ پڑھے مغرب کی سنتیں بھی بعد عشاء پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (40): طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو ترک سنت ہوئی مگر دم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مزدلفہ کی رات شب قدر سے افضل ہے

نمازوں کے بعد باقی رات ذکر و لبیک و درود و دعا و زاری میں گزاریں کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علماء نے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو باطہارت سورہیں کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اٹھ بیٹھیں کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات وطہارت سے فارغ ہولیں۔ آج نماز صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی کوشش کریں کہ باجماعت پڑھیں اور پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشاء وصبح جماعت سے پڑھنے والا ابھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

وقوف مزدلفہ

اب دربار اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا ہاں ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کے سوا جہاں گنجائش پائیں وقوف کریں اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھیں یعنی لبیک کی کثرت کریں اور ذکر و درود و دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں کے لئے بعض دعائیں یہ ہیں۔

وقوف مزدلفہ کی دعائیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَاءِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَاَسْئَالُكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنِّيَ الْمَغْرَمَ وَاَنْ تَغْفُرَ عَنِّيْ مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَاَنْ تُرْضِيَ عَنِّي الْخُصُوْمَ وَالْغُرَمَاءَ وَاَصْحٰبَ الْحُقُوْقِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَمِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارٍ لَّاثِمٍ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا سْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاؤُا اَسْتَغْفِرُوا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ فِيْ هٰذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَاَنْ تُصْلِحَ لِيْ شَانِيْ كُلِّهٖ وَ اَنْ تَصْرِفَ عِنِّي السُّوْءَ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ غَيْرُكَ وَلَا يَجُوْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشٰكَ كَاَنِّيْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰى اَلْقٰكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوٰكَ وَلَا تَشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْلِيْ مِنْ قَضَآئِكَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَ اجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ ثَارِيْ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ

(ترجمہ): ''اے اللہ میری خطا اور جہل اور زیادتی جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے۔ اللہ میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا

بلا کوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کئے۔ اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ غم وحزن سے اور تیری پناہ بزدلی اور بخل اور دین کی گرانی اور مردوں کے غلبہ سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کر دے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کر اور خصوم وغرما اور حقداروں کو راضی کر دے اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولی ہے اے اللہ تیری پناہ غلبہ دین اور غلبہ دشمن سے اور اس ہلاکت سے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہو جاتے ہیں اور برائی کر کے استغفار کرتے ہیں اے اللہ ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں اے اللہ اس مزدلفہ میں میرے لئے ہر خیر کو جمع کر دے اور میری ہر حالت کو درست کر دے اور ہر برائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اے اللہ تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں پر چلنے والے کے شر سے اللہ تو مجھ کو ایسا کر دے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقویٰ کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کر کے بد بخت نہ بنوں اور اپنی قضا میرے لئے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا اور اس میں برکت دے یہاں تک کہ جو تو نے موخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کرو اور جو تو نے جلد کر دیا اس کی تاخیر کو درست نہ رکھوں اور میری تونگری میرے نفس میں کر اور کان آنکھ سے مجھ کو متمتع کر اور ان کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے ان پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر''۔

مسئلہ(41):وقوف مزدلفہ کاوقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے اس درمیان میں وقوف نہ کیاتو فوت ہوگیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہوکرگزر گیاتو وقوف ہوگیا اوروقوف عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(42): طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہویا عورت یا کمزور کہ اژدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(43): نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو برا کیا اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔(عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (بقرۃ: ۲۰۰تا۲۰۳)

(ترجمہ) ”پھر جب اپنے حج کے کام پورے کرچکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا

کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ایسے لوگوں کی کمائی سے بھاگ (خوش نصیبی) ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں پرہیز گار کے لئے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔(ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱......صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر منحر (قربان گاہ) میں آکر تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے پھر علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا بقیہ کو انہوں نے نحر کیا اور حضور ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کرلیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔

حدیث ۲......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا تو اپنے رب کے

نزدیک اس کا ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔

حدیث۳......ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہو۔

حدیث۴......بزار رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حدیث ۵......طبرانی و حاکم رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہوجاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔

حدیث ۶......صحیح مسلم میں ام الحصین رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سرمنڈانے والوں کے لئے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار اسی کی مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال

مونڈوانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔

کنکریاں مزدلفہ ہی سے لے لیں

جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کو چلیں۔ اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھولیں، کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بنائیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تینوں دن جمروں پر مارنے کے لئے یہیں سے اُنچاس (49) بلکہ کچھ زائد کنکریاں لے لیں یا سب کسی اور جگہ سے لے لیں مگر نہ نجس جگہ کی ہوں نہ مسجد کی نہ جمرہ کے پاس کی۔

منیٰ کے راستہ کی دعا

راستہ میں پھر بدستور ذکر کریں، دعا و درود اور کثرت لبیک میں مشغول رہیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفَضْتُ وَ مِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ وَاِلَيْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کیا اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور میری عاجزی پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر اور میری دعا مستجاب کر۔''

وادی محسر سے گزرنے کی دعا

وادی محسر منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ تھا۔ یہ نالہ منیٰ و مزدلفہ دونوں کی

حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر (545) ہاتھ تک تھا۔ یہاں اصحاب فیل آ کر ٹھہرے اور ان پر عذاب لابیل اترا تھا؛ لہٰذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہئے۔ فی زمانہ اس کی پہچان کے لئے کوئی علامت وغیرہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر کسی طرح معلوم ہو جائے تو (تقریبا پانچ سو پینتالیس ہاتھ) بہت جلدی تیزی کے ساتھ چل کر نکل جائیں مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھیں جو مکہ معظمہ سے آتے وقت منیٰ کو دیکھ پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

(ترجمہ) ''اے اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے''۔

جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھیں جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

جمرۃ العقبہ (بڑے شیطان) کی رمی

منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرہ اولی (چھوٹا شیطان) کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطی (منجھلا شیطان) اور اخیر کا جمرۃ العقبہ (بڑا شیطان) کہلاتا ہے جو کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے۔ جب منیٰ پہنچیں سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ کو جائیں اور آج دس تاریخ کو صرف اسی ایک شیطان کو کنکریاں ماری جائینگی۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہوں کہ منیٰ دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرہ کی طرف منہ ہو۔ ایک کنکری سیدھے ہاتھ کی چٹکی میں لے لیں اور ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو، اور ممکن ہو تو یہ دعا پڑھ کر اس شیطان کو ماریں:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

(ترجمہ) ''اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے شیطان کے ذلیل کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اے اللہ اس حج کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے''۔

اسی طرح ساتوں کنکریاں ماری جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں یعنی جمرے کے گرد بنے احاطے میں گریں۔ اگر کنکری اُس احاطے سے باہر گری تو وہ کنکری شمار نہ کی جائے گی۔ پہلی کنکری سے لبیک موقوف کر دیں۔ اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کنکری ماریں۔ اگر اللہ اکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جب بھی حرج نہیں۔ سات کنکریاں پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہریں بلکہ فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آئیں۔

رمی کے مسائل

مسئلہ (44): سات سے کم جائز نہیں اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہ ماری تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (45): کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلاف سنت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (46): سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (47): کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے۔ کنکر پتھر مٹی یہاں تک کہ اگر خاک پھینکی جب بھی رمی ہوگئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی، عنبر، مشک وغیرہ سے رمی جائز نہیں۔ جواہر اور سونے چاندی سے بھی رمی نہیں ہوسکتی کہ یہ تو نچھاور ہوئی، مارنا نہ ہوا مینگنی سے بھی رمی جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (48): جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہوجاتی ہیں اور جو مقبول ہوجاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (49): اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو ان سے رمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھولینا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (50): اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے۔ مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ماری جائیں اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ ہے۔ یونہی دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عذر کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

نوٹ: آج کل لوگوں کے بہت زیادہ اژدھام کی وجہ سے کئی اموات واقع ہوجاتی ہیں۔ لہذا انتظامیہ لوگوں کو حادثات سے بچانے کے لئے لوگوں کو مختلف گروپ میں تقسیم کر کے مختلف اوقات مقرر کردیتی ہے جس کی وجہ سے لوگ باحفاظت رمی جمرات کرلیتے ہیں۔ چنانچہ اپنی اور دیگر لوگوں کی جان کی حفاظت کے لئے ان اوقات کی پابندی کی جائے۔ اور بلاشبہ جان کی حفاظت اوقات مکروہ میں رمی کرنے کا صالح عذر ہے۔ اسی طرح اگر خوف اژدھام یا بارش کی وجہ سے رات کو کنکریاں ماری تو بھی بلاکراہت جائز ہے۔

حج کی قربانی

اب رمی سے فارغ ہوکر قربانی میں مشغول ہوجائیں۔ خیال رہے کہ یہ قربانی وہ نہیں جو بقرعید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہوتی ہے اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ حج کے شکرانہ کی قربانی ہے۔ یہ قارن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مفرد حاجی کے لئے مستحب اگرچہ غنی ہو جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو

مسئلہ (51): محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر قربانی کا جانور یا بڑے جانور میں حصہ لے سکے وہ اگر قران یا تمتع کی نیت کرلے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے۔ تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے

کے بعد جب چاہے رکھ لے، خواہ ایک ساتھ ہو یا جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ آٹھ تک تین روزے ہو جائیں اور باقی سات روزے تیرھویں ذوالحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

مفید مشورہ

ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے ورنہ ذبح کے وقت حاضر رہے۔ فی زمانہ قربانی کے ٹوکن خریدنے والوں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ قربانی اپنے ہاتھ سے کریں یا اپنے لئے متعین کئے جانور کو قربان ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ اس کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ حدود حرم میں واقع کسی غیر سرکاری مذبح (Private Slaughter house) جا کر خود جانور خریدیں اور مذبح خانے والوں سے بات کر کے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیں یا اپنے سامنے ذبح کروالیں یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنی قربانی کا وکیل مقرر کر دیں وہ خود جا کر یہ تمام کرلے۔

خبردار! خبردار!

محترم حجاج کرام اپنی قربانی کے پیسے ہر ایک شخص کو نہ دیں اور نہ ہی کسی کے ظاہری حلیے پر اعتماد کریں، اپنی قربانی کی رقم صرف اسی کو دیں جو واقعی قابل اعتماد اور دیکھا بھالا ہو کہ فی زمانہ بعض دیندار شکل کے عیار چکنی چپڑی باتیں کرنے والے ہمدرد بن کر قربانی کے پیسے لے جاتے ہیں اور قربانی کئے بغیر ہی (معاذ اللہ) کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے قربانی کر دی اور اگر کوئی اصرار کرے کہ ہم بھی ساتھ جائیں گے تو انھیں کسی مذبح خانے میں لے جا کر دور سے دکھا دیتے ہیں حالانکہ وہ قربانی کسی اور کی ہو رہی ہوتی ہے

قربانی کا طریقہ

قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ رو بقبلہ جانور کو لٹا کر اور خود بھی قبلہ کو منہ کر کے یہ دعا پڑھیں:

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ (پ ۷ الأنعام ۷۹)

ترجمہ: ”میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں“۔

پھر یہ پڑھیں:

﴿اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (پ ۸ الانعام ۱۶۲،۱۶۳)

ترجمہ: ”بے شک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں“۔

اس کے بعد ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہتے ہوئے نہایت تیز چھری سے بہت جلد ذبح کر دیں کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ بڑھائیں کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگیں۔

حلق و تقصیر یعنی سر منڈوانا یا بال ترشوانا

قربانی کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر منڈوائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے لہذا وہ چوتھائی

سر کے بالوں میں سے کم از کم انگلی کی ایک پورہ کے برابر بال کتروادیں ۔مفرد حاجی اگر قربانی کرے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر اس نے حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر منڈوائے گا تو دم واجب ہوگا۔

قبلہ رخ ہو کر حلق ہو یا تقصیر دہنی طرف سے شروع کریں یعنی بال منڈوانے والے کی داہنی جانب اور اس وقت: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے جائیں اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہیں۔

حلق و تقصیر کی دعا

اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دعا پڑھنا بھی افضل ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ قَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَّ ارْفَعْ لِيْ بِهَا دَرَجَةً فِى الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِين

(ترجمہ) ”حمد ہے اللہ کے لئے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرادی اے اللہ یہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر الٰہی میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر الٰہی میرے لئے میرے نفس

میں برکت اور مجھ سے قبول کر اے اللہ مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کو بخش دے اے بڑی مغفرت والے آمین“۔

اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کریں کہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

حلق و تقصیر کے مسائل

مسئلہ (52): بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں چہارم بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے۔ لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ کٹیں۔

مسئلہ (53): سر منڈوانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی دس، گیارہ، بارہ کی مغرب تک (۱۰،۱۱،۱۲) اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ (54): جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا یعنی قربانی کر چکے تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگر چہ یہ دوسرا ابھی محرم ہو۔(منسک)

مسئلہ (55): جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے استرا پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں زخم یا پھنسیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈ نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کتروالے تو اس عذر کے سبب اس سے سر مونڈانا اور بال کتروانا ساقط ہوگیا۔ اسے بھی مونڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہوگئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر کے ختم ہونے تک بدستور محتاط رہے۔(عالمگیری)

مسئلہ (56): اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ حجام ملتا ہے نہ استرا یا قینچی پاس ہے کہ مونڈالے یا کتروالے تو یہ کوئی عذر نہیں مونڈانا یا کتروانا

ضروری ہے۔ (عالمگیری) اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حدودِ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے کہ حرم سے باہر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔ (منسک)

مسئلہ (57): اس موقع پر سر مونڈانے کے بعد مونچھیں ترشوانا موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لئے تو دم وغیرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (58): اگر نہ سر مونڈایا نہ بال کتروائے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حلال نہ ہوئی اگرچہ طوافِ زیارت بھی کر چکا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ (58): اگر بارہویں تک حلق وقصر نہ کیا تو دم لازم آئے گا کہ اس کے لئے یہ وقت مقرر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (59): اگر مونڈانے یا کتروانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چونا ہڑتال وغیرہ سے جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ (60): یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کتروائیں نہ خط بنوائیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

مسئلہ (62): اب عورت سے صحبت کرنے، بشہوت اسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرمگاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا اب حلال ہو گیا۔

طوافِ فرض (طوافِ زیارت)

افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ کو فرض طواف کے لئے جسے طوافِ زیارت اور طوافِ افاضہ کہتے ہیں مکہ معظمہ میں جائیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ

ممکن ہو تو پیدل جائیں اور باوضو اور سترِ عورت ڈھانپ کر طواف کریں۔

مسئلہ (63): یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کئے جائیں گے جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دم واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ (64): اس طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پیشتر احرام باندھ کر وقوفِ عرفات کر چکا ہو اور طواف خود کرے اور اگر کسی اور نے اسے کندھے پر اٹھا کر یا وہیل چیئر پر بٹھا کر طواف کیا تو اس کا طواف نہ ہوا مگر جبکہ یہ مجبور ہو خود نہ کر سکتا ہو مثلاً بے ہوش ہے یا چلنے کی سکت نہیں ہے۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ (65): بے ہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو مختلف قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ (66): اس طواف کا وقت دسویں کی طلوعِ فجر سے ہے اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ (67): اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ کر پھیرے کئے طواف نہ ہوا بخلاف وقوفِ عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر خاص طوافِ زیارت کی نیت کرنا شرط نہیں بلکہ مطلقاً طواف کی نیت بھی کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ (68): اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسوں گزر

جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (69): بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو بہر حال احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر الٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں پھر بھی حلال ہوگئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا، اور بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو فرض تو ادا ہو جائے گا مگر دم لازم ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

قارن ومفرد طوافِ قدوم میں اور متمتع حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں حج کے رمل وسعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں۔ جو دس اور گیارہویں کو طواف نہ کر سکا اسے چاہیے کہ بارہویں کو ضرور کر لے۔ اگر طواف زیارت بلا عذر بارہویں کی مغرب کے بعد کیا تو گناہگار ہوا۔ جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو اس کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہا دھو کر بارھویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے کے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے نہ کرے گی گنہگار رہوگی۔ یونہی اگر اتنا وقت اسے ملا تھا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار رہوئی۔ (ردالمحتار)

بہر حال بعد طواف دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اگر اژدحام نہ ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک پڑھیں۔ اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو منی میں ٹھہرنا سنت ہے

(24) دسویں کا دن اور گیارہویں بارہویں کے دن اور راتیں منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے لہذا جو شخص دس گیارہ کو طواف کے لئے گیا واپس آ کر رات منیٰ میں گزارے۔

باقی دنوں کی رمی کا وقت

گیارھویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کی جائے گی، ان ایام میں رمی جمرہ اولیٰ (چھوٹے شیطان) سے شروع کریں جو مسجد خیف سے قریب ہے۔ یہاں پہلے بیان کردہ طریقہ کے مطابق سات کنکریاں مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جائیں اور پھر قبلہ کو منہ کر کے دعا میں یوں ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی سمت رہیں۔ حضورِ قلب سے حمد و درود و دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہیں اور اگر ممکن ہو تو پون پارہ یا سورہ بقرہ کی مقدار تک رک کر دعا کریں۔ پھر جمرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) پر جا کر ایسا ہی کریں۔ پھر جمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ فوراً پلٹ آنا ہے، اور چلتے چلتے ہی دعا کرنی ہے۔

بالکل اسی طرح بارہویں تاریخ کو بعد زوال تینوں جمروں کی رمی کریں۔ بعض لوگ زوال سے پہلے ہی رمی کر لیتے ہیں، یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے آپ (بلا ضرورت) اس پر عمل نہ کریں۔

منی سے کب روانگی ہو؟

بارھویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو

روانہ ہوجائیں، مگر بعد غروب چلا جانا معیوب ہے۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارھویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام میں قلیل جماعت کو دقت ہے (چنانچہ اگر ٹھہرنے میں دقت ہو تو طلوع صبح سے پہلے پہلے مکہ معظمہ جا سکتے ہیں۔) لیکن اگر تیرھویں کی طلوع فجر ہوگئی تو اب بغیر رمی کئے جانا جائز نہیں۔ جائے گا تو دم واجب ہوگا۔ دسویں کی رمی کا وقت اوپر مذکور ہوا گیارھویں بارھویں کا وقت آفتاب ڈھلنے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے۔ اور تیرھویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے۔ البتہ زوال آفتاب کے بعد غروب آفتاب تک مسنون۔ لہٰذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰۔۱۱۔۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو انہی دنوں کی راتوں میں کر لے پھر اگر بغیر عذر ہے تو کراہت ہے ورنہ کچھ نہیں۔ اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہوسکتی اور دم واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (70): اگر بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (منسک)

مسئلہ (71): کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رمی کر کے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر کسی اور کو ضرورت ہو تو اسے دے دے ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے، جمروں پر بچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں

مسئلہ (72): رمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل رمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (73): اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور چیز پر پڑی اور ہلکی رہ گئی تو اس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی اور وہاں گری جہاں اس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلے (یا دیوار کے اندر تو جائز ہوگی)۔ (عالمگیری)

مسئلہ (74): اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اس پر سے جمرہ کو لگی تو اگر معلوم ہو کہ اُس شخص کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یونہی اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو دوبارہ مار لے۔ (منسک)

مسئلہ (75): ترتیب کے خلاف رمی کی یعنی جس کو پہلے مارنی تھی اسے بعد میں ماری تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (76): جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو حکم دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رمی کرے یعنی خود پہلے رمی نہ کر چکا ہو اور اگر یوں کیا کہ پہلے ایک کنکری اپنی طرف سے ماری اور پھر ایک مریض کی طرف سے یونہی سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رمی کر دی تو جائز نہیں ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ میں کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یونہی بے ہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس

کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔ (منسک)

نوٹ: راقم الحروف کے خیال میں فی زمانہ کسی بے ہوش یا ناسمجھ یا شدید مریض یا ایسا بوڑھا کہ جو خود چل کر جمرات تک نہ جا سکے تو ایسے شخص کو جمرہ تک لے جا کر رمی کروانا ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے کہ آج کل حج انتظامیہ کی جانب سے ویل چیئر پر بھی لے جانے کی ممانعت ہے بلکہ جو رمی کے لئے جا رہا ہوا سے اپنے ساتھ مریض تو درکنار کسی قسم کے سامان وغیرہ کی بھی اجازت نہیں ہے؛ لہذا ایسے شخص کی طرف سے اس کا وکیل بھی رمی کر دے تو کافی ہوگا۔ (شاذلی عفی عنہ وعن والدیہ)

مسئلہ (77): گن کر اکیس کنکریاں لے گیا اور رمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار بچی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کمی کی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین بچی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یا دو ہوں جب بھی ہر جمرہ پر ایک ایک۔ (فتح القدیر)

خیال رہے کہ رمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔ نیز علماء حنفیہ کے نزدیک گیارہویں یا بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

نوٹ: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء حنفیہ کے حوالے جو گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے رمی کی ممانعت بیان فرمائی وہ ظاہر مذہب کے اعتبار سے ہے مگر فی زمانہ انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے حجاج کو اپنی مرضی کے اوقات میں رمی جمرات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، حجاج کے لئے حج انتظامیہ کی

جانب سے رمی جمرات کے اوقات مقرر کئے جاتے ہیں جس کی خلاف ورزی کر کے لوگوں کے لئے رمی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، بلکہ ان مقررہ اوقات کی پابندی کروانے کے لئے حجاج کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انھیں ان کے کارڈ دیکھ کر رمی کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ ایسی صورت حال میں حجاج کیا کرے اگر ان کا مقررہ وقت گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے ہو؟ راقم الحروف کے خیال میں ایسی صورت میں حجاج انھیں مقررہ اوقات کی پابندی کریں ورنہ سینکڑوں جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ راقم الحروف کو ۱۴۲۸ھ میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے گروپ کے لوگ رمی کے لئے جانا چاہتے تھے مگر میں نے انھیں منع کیا کہ اپنے مقررہ اوقات پر رمی کریں۔ وہ نہ مانے اور چلے گئے۔ اسی دن شدید حادثہ پیش آیا، بے پناہ ہجوم کی وجہ سے سینکڑوں لوگ کچل کر انتقال کر گئے۔ میرے گروپ کے کئی لوگ ایسے تھے جو بڑی مشکل سے اپنی اور اپنی خواتین کی جان بچا کر آئے تھے اور ان میں سے ہر شخص کہہ رہا تھا کہ ہم نے اوقات کی پابندی نہ کر کے غلطی کی اور ان میں سے بعض لوگوں کے اذہان پر کئی گھنٹوں تک اس حادثے کے اثرات طاری رہے؛ لہذا ایسی سخت صورت میں ہمارے مذہب حنفیہ کی ایک ضعیف روایت پر عمل کیا جائے۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ،

(قيل: يجوز فيهما قبل الزوال) لما روى عن ابى حنيفة أن الأفضل أن يرمى فيهما بعد الزوال، فان رمى قبله جاز فحمل المروى من فعله صلى الله عليه وآله وسلم على اختيار الأفضل كما ذكره صاحب المنتقى والكافي والبدائع وغيرها وهو خلاف ظاهر الرواية.

(مناسک ملاعلی القاری صفحہ ۲۳۷۔۲۴۰ مطبوعہ: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ: ''کہا گیا ہے کہ ان دودنوں (گیارہ اور بارہ) کوزوال سے پہلے بھی جائز ہے کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان ایام میں زوال کے بعد رمی کرنا افضل ہے۔ پس اگر زوال سے پہلے رمی کی تو جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو افضل پر محمول کیا گیا ہے جیسا کہ منتقی، کافی اور بدائع وغیرہ کے مصنفین نے ذکر کیا۔ اور یہ قول ظاہر الروایۃ کے خلاف ہے۔''

رمی کے مکروہات

رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) دسویں کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔ (۲) تیرھویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔ (۳) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔ (۴) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔ (۵) مسجد کی کنکریاں مارنا۔ (۶) جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں کیونکہ جو قبول ہوتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی ورنہ اگر مقبول کنکریاں نہ اٹھالی جاتیں تو جمروں کے گرد کنکریوں کے پہاڑ بن جاتے۔ (۷) ناپاک کنکریاں مارنا (۸) سات سے زیادہ مارنا (۹) رمی کے لئے جو سمت لکھی گئی اس کے خلاف کرنا، (۱۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ میں مضائقہ نہیں۔ (۱۱) جمروں میں خلاف ترتیب کرنا (۱۲) مارنے کے بجائے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

منیٰ سے مکہ معظمہ کی روانگی

اخیر دن یعنی بارہویں خواہ تیرھویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظّمہ چلیں، وادی محصب میں سواری سے اتر لیں یا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کریں اور افضل یہ ہے کہ عشاء تک ٹھہریں۔ نمازیں یہیں پڑھیں۔ ایک نیند لے کر مکہ معظّمہ میں داخل ہوں۔

نوٹ: جنت المعلی مکہ معظّمہ کا مقدس قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر نالہ کے پیٹ سے جدا تھا۔ ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب تھا۔ یہ وادی جنت المعلی میں داخل نہ تھی، مگر فی زمانہ اب یہاں روڈ و پل وغیرہ بنے ہوئے ہیں لہٰذا اس مقام کی شناخت ممکن نہیں۔ اور اب شارع عام ہونے کی وجہ سے وہاں ٹھہر کر نیند کرنا بھی ممکن نہیں، چنانچہ اس سنت کی ادائیگی ممکن نہیں لیکن کوشش کی جائے کہ اگر وہاں سے مکہ معظّمہ آنا ہو تو کم از کم اہل جنت المعلی کی خدمت میں سلام و ہدیہ ایصال ثواب پیش کرنے کے لئے کچھ دیر ضرور توقف کریں۔

اب مکہ معظّمہ میں کیا کریں؟

اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرنے کا موقعہ ملے تو اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پرنور سید عالم ﷺ اور ان کے اصحاب و اہل بیت و حضور غوث اعظم کی طرف سے جتنے ہوسکیں عمرے کرتے رہیں۔ عمرہ کے احرام کے لئے مقام تنعیم یعنی مسجد عائشہ یا کسی اور جگہ جو خارج حرم ہو، چلے

جائیں۔ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آئیں اور طواف وسعی
حسب دستور کرکے حلق یا تقصیر کروالیں تو عمرہ مکمل ہو جائیگا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی
دن دوسرا عمرہ ادا کیا وہ سر پر استرہ پھروالے کافی ہے۔ یونہی وہ جس کے سر پر قدرتی
بال نہ ہوں وہ بھی استرا پھروالے۔

مکہ معظّمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

طوافِ رخصت

یہ طواف ان لوگوں پر واجب ہے جو میقات کے باہر مثلاً پاکستان، عرب
امارات، مدینہ منورہ یا کسی میقات سے باہر کسی اور مقام سے حج کے لئے آئے ہوں
چنانچہ جب رخصت کا ارادہ ہو تو طوافِ وداع کرلے اور یہ طواف بغیر رمل وسعی اور
اضطباع کے ادا کیا جائیگا، طواف کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت واجب الطواف
مقام ابراہیم میں پڑھے، ہاں وقت رخصت عورت کو حیض یا نفاس ہو تو اس پر طواف
رخصت کے لئے رکنا واجب نہیں اور جو صرف عمرہ کے لئے آیا اس پر بھی یہ طواف نہیں

طوافِ رخصت کے مسائل

مسئلہ (78): سفر کا ارادہ تھا طواف رخصت کرلیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا اگر اقامت کی
نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے۔ کہ پچھلا کام
طواف رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ (79): مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طوافِ رخصت واجب
نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (80): باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے
کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک یہ نیت کرلی تو اس پر
یہ طوافِ رخصت واجب نہیں، اس کے بعد اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے
رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا اور اگر بارہویں کے بعد ٹھہرنے کی نیت کی
تو بہر حال طواف واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (81): طوافِ رخصت میں نفس طواف کی نیت ضروری ہے، واجب یا رخصت کی
نیت کی حاجت نہیں یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل ادا کیا تو بھی واجب ادا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (82): اگر حیض والی مکہ معظّمہ سے جانے کے قبل پاک ہوگئی تو اس پر یہ طواف
واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے یہ ضروری نہیں کہ واپس آئے۔
اگر میقات کے باہر جانے سے پہلے واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا اور اسی طرح اگر
جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اس پر بھی
واپس آنا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (83): جو بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا
واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ
دم دے دے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر
طواف رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ (84): طوافِ رخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ
دے۔ (عالمگیری)

مکہ معظمہ سے رخصتی کے آداب

طوافِ رخصت کے بعد زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پیے بدن پر ڈالیں۔
پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر اگر ممکن ہو تو آستانہ پاک کو بوسہ دیں اور حج و زیارت کی قبولیت اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور وہی دعائے جامع پڑھیں یا یہ پڑھیں:

اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ وَ يَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

ترجمہ: ''تیرے در کا سوالی تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے''۔

پھر ملتزم پر آ کر غلاف کعبہ تھام کر دیوار کعبہ سے چمٹ جائیں، ذکر کریں، درود و دعا کی کثرت کریں، اگر ہو سکے تو اس وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(ترجمہ) ''حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے الٰہی جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کرتا کہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد اللہ کے

لئے جو رب ہے تمام جہاں کا اور اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر''۔

پھر اگر ہو سکے تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ دور ہی سے آنسو بہانے کی کوشش کریں اور یہ پڑھیں:

يَا يَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوَدِّعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَلِيْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ الْكِرَامَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

(ترجمہ) ''اے زمین میں اللہ کے یمین (یعنی حجر اسود) میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ کی گواہی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہو گی تو میرے لئے اس کی شہادت دے گا اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر''۔

پھر اگر کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو تو الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے چلیں یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا سامنہ بنائے مسجد کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں، حیض و نفاس والی عورت مسجد الحرام کی فناء میں کھڑی ہو کر

حسرت بھری نگاہوں سے دیکھے اور دعا کرتی پلٹے پھر اپنی وسعت وفراخی کے مطابق فقرائے مکہ معظمہ پر تصدق کرکے مکہ معظمہ سے روانہ ہوجائیں۔ وباللہ التوفیق۔

قران کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے: ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ (پ ۲ البقرہ ۱۹۶)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ رحمہم اللہ صبی بن معبد تغلبی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنے نبی محمد ﷺ کی پیروی کی۔ صحیح بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا حج وعمرہ دونوں کو لبیک میں ذکر فرماتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ دونوں کو لبیک میں ذکر فرماتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ کو جمع فرمایا۔

مسئلہ (85): قران کے یہ معنی ہیں کہ حج وعمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کئے تھے کہ حج کو شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کرلیا خواہ طواف قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں طواف قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑدے اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

قران کی شرائط

مسئلہ (86): قران کے لئے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو لہٰذا جس نے عمرے کے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اس کا قران باطل ہوگیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ (87): سب سے افضل قران ہے پھر تمتع پھر افراد (ردالمحتار وغیرہ) قران کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکورہ ہوا۔

مسئلہ (88): قران کا احرام میقات سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کئے جائیں۔ شوال سے پہلے افعال نہیں کرسکتے۔ (درمختار)

مسئلہ (89): قران میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے پھر سعی کرے اب قران کا ایک جزو یعنی عمرہ پورا ہوگیا مگر ابھی حلق نہیں کرسکتا اور حلق کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے ترمانہ میں دو دم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی کرلے ورنہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے۔ اگر ابھی سعی کرے تو طواف قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رمل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (90): ایک ساتھ دو طواف کئے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دم لازم نہیں خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا

دونوں میں سے کسی میں تعیین نہ کی اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا۔ اور دوسرا طواف قدوم۔ (درمختار، منسک)

مسئلہ (91): پہلے طواف میں اگر طواف کی نیت کی جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بدستور محرم رہے اور تمام افعال بجالائے۔ دسویں کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے لئے چیزیں حلال ہوتی ہیں اس کے لئے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ (92): قارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکریہ ہے کہ اللہ نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارن کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے (مگر فی زمانہ یہ بہت مشکل ہے)۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ (93): اس قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ حرم میں ہو بیرون حرم نہیں ہوسکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضروری ہے کہ رمی کے بعد ہو رمی سے پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔ (منسک)

مسئلہ (94): اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہوگیا تو اس کی وصیت کرجانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کردی جب بھی صحیح ہے۔ (منسک)

اگر قربانی میسر نہ ہو

مسئلہ (95): قارن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے ان میں سے تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے خواہ سات آٹھ نو کو رکھے یا اس سے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کردے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے تینوں کا پے در پے رکھنا ضروری نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہوسکتے، ان سات روزوں میں یہ اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا گھر واپس آکر اور بہتر گھر پر واپس ہوکر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضروری ہے (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (96): اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا۔ دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سر منڈا کر یا بال کترواکر احرام سے جدا ہو جائے اور دو دم واجب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لئے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا تو اب وہ روزے کافی نہیں؛ لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوتی تو وہ روزے کافی ہیں خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں یونہی اگر قربانی کے دنوں میں سر نہ منڈوایا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(97): قارن نے طوافِ عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوفِ عرفہ کیا تو وہ طواف جاتا رہا۔ اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طوافِ قدوم یا نفل کی نیت سے کیے؛ لہٰذا یوم النحر میں طوافِ زیارت سے پہلے اس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اس نے عمرہ توڑ ڈالا لہٰذا ایک دم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لئے واجب تھی ساقط ہوگئی اور اب قارن نہ رہا اور ایامِ تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (درمختار)

تمتع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

(ترجمہ) جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (پ ۲ البقرہ: ۱۹۶)

تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ(98): تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے اس سے پہلے بھی ہوسکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرنا گناہ اور دم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یونہی تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ عمرہ کے تمام افعال یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کیے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لئے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے۔ اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے

اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کر لے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا اور دوسرے سال عمرہ کیا پھر حج کیا تو تمتع ہو گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

تمتع کے شرائط

تمتع کی دس شرطیں ہیں (1) حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (2) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا (3) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔ (4) عمرہ فاسد نہ کیا ہو (5) حج فاسد نہ کیا ہو۔

المام کی تعریف

(6) المام صحیح نہ کیا ہو المام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد، احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگر چہ دوسری جگہ ہو؛ لہٰذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کر حج کیا تو تمتع نہ ہوا۔ اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کر کے بغیر حلق کیے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہے۔ یونہی اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی المام صحیح نہیں لہٰذا اگر واپس آ کر حج کرے گا تو تمتع ہو گا۔ (7) حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔ (8) مکہ معظمہ میں ہمیشہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو لہٰذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو تمتع ہے (9) مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آ جائے تو بے احرام کے نہ ہو نہ ایسا

ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے سے پہلے کر چکا ہے ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔ (10) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ کا رہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔ (ردالمحتار)

تمتع کی صورتیں

مسئلہ (99): تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا دوسری یہ کہ نہ لائے، جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے مکہ معظمہ میں آ کر طواف کرے اور سر منڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے۔ اب مکہ میں بغیر احرام رہے، آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لئے طواف قدوم نہیں اور طواف زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف قدوم کر لیا ہے (اگر چہ اس کے لئے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں خواہ طواف قدوم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طواف زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں اسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ منڈائے بدستور محرم رہے۔ یونہی مکہ معظمہ ہی میں رہنا اسے ضروری نہیں چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے

تو حل میں احرام باندھے۔ اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے یہ اس صورت میں ہے جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جبکہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ ہے کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر ہے کہ حطیم شریف میں ہو۔ یونہی آٹھویں کو احرام باندھنا ضروری نہیں۔ نویں کو بھی ہوسکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے اس کے بعد سر منڈائے اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قران والے کے لئے ہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)۔

مسئلہ(100): اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہانکنا افضل ہے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے اور ہار ڈالنا جھول ڈالنے سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بائیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہے۔ جب تک قربانی نہ کرے اسے سر منڈانا جائز نہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔ پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لئے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رمی کر کے سر منڈائے اب دونوں

احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ(101): جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مفرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہرحال قارن کی مثل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(102): میقات کے اندر والوں کے لئے قران وتمتع نہیں اگر کریں تو دم دیں۔

مسئلہ(103): جو جانور لایا ہے اسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگرچہ نادار ہو۔ (درمختار)

مسئلہ: جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کر کے گھر چلا آیا تو یہ المام صحیح ہے اس کا تمتع جاتا رہا اب حج کرے گا تو مفرد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کر کے گھر واپس آیا پھر محرم رہا اور حج کو گیا تو یہ المام صحیح نہیں لہٰذا اس کا تمتع باقی ہے۔ یونہی اگر گھر نہ آیا عمرہ کر کے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ(104): تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضا دے اور جرمانہ میں دم اور تمتع کی قربانی اس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ(105): تمتع کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حج وعمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک اپنی طرف سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دے دی تو کر سکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔ (منسک)

مسئلہ(106): حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر

عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہو گیا اور اگر مکہ میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر میقات کے اندر رہا یا میقات سے باہر ہو گیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (پ ۷، المآئدۃ: ۹۵، ۹۶)

ترجمہ: ''اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں دو ثقہ آدمی حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ہے۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے لیے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے''۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (پ ۲ البقرۃ: ۱۹۶)

ترجمہ: ''پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح بخاری و مسلم وغیرہما کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرہ پر گر رہی تھیں ارشاد فرمایا کہ یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں عرض کی ہاں فرمایا سر منڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔

جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے

محرم اگر جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہٰذا اس صورت میں کفارے کے ساتھ ساتھ توبہ بھی واجب کہ صرف کفارہ دینے سے گناہ سے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر نادانستہ یا کسی عذر سے جرم کیا تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا۔

دم، بدنہ اور صدقہ کی تعریف

اس بیان میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ سے مراد اونٹ یا گائے، یہ سب جانور انہیں شرائط کے مطابق ہوں جو قربانی میں

ہیں۔ اور صدقہ سے مراد دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس سے دوگنا جو یا کھجور یا ان کی قیمت ہے۔

مسائل:

جرم غیر اختیاری کی تعریف اور اس کا حکم:

ایسا جرم جو بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیئے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں۔ اور اگر کسی جرم میں دم کے بجائے صدقہ دینا لازم آئے اور یہ جرم مجبوراً کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

خیال رہے کہ شریعت مطہرہ نے دم یا صدقہ کا حکم بطورِ کفارہ اس لئے دیا ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں نہ اس لئے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دے دیں گے، کفارہ دینا تو جب بھی آئے گا مگر جان بوجھ کر حکم الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ (107): جہاں مفرد حاجی یا متمتع پر ایک دم یا صدقہ ہے تو اس صورت میں قارن پر دو ہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ (108): کفارہ یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی قربانی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی غیر حرم

میں کی تو ادا نہ ہوئی، ہاں جرم غیر اختیاری میں اگر چہ قربانی حدودِ حرم سے باہر کی مگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو کفارہ ادا ہو گیا۔(عالمگیری)

مسئلہ(109):شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے غنی کو کھلائے اور مساکین کو دے البتہ کفارہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

مسئلہ(110):اگر کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کرے اور یہ بھی نیت ہو کہ کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا۔اور ان روزوں کا پے در پے بلا وقفہ ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضروری نہیں۔(منسک)

مذکورہ بالا عمومی مسائل کے بعد درج ذیل سطور میں مختلف جرائم کا علیحدہ علیحدہ حکم بیان کیا جاتا ہے۔

(1)خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ(111):خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگر چہ عضو کے تھوڑے حصہ پر مثلاً ہاتھ یا سر کے بعض حصہ پر لگائی تو اس صورت میں دم واجب ہو گا۔

مسئلہ(112):اگر کسی بڑے عضو جیسے، سر، منہ، ران، پنڈلی، کو پورا سان دیا اگر چہ خوشبو تھوڑی ہے تو اس صورت میں بھی دم ہے۔

مسئلہ(113): اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ(114): کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔(عالمگیری)

مسئلہ(115): خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، بیلے، جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگر چہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ(116): احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ(117):محرم نے دوسرے غیر محرم کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جبکہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنائی اس پر کفارہ واجب۔(ردالمحتار)

مسئلہ(118):تھوڑی سی خوشبو بدن کے مختلف حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو مختلف جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(119): ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لئے الگ الگ کفارے۔خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا

کفارہ نہ دیا ہو۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(120): کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی مقدار بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ بھی نہ لگی تو کچھ نہیں مثلاً حجرہ اسود شریف اور غلاف کعبہ پر خوشبو مل جاتی ہے۔اور اگر بحالت احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دم دے اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ۔(عالمگیری)

مسئلہ(121): خوشبو ملا سرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے اس سے زیادہ میں دم اور جس سرمہ میں خوشبو نہ ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں جبکہ بضرورت ہو اور بلا ضرورت مکروہ۔(منسک، عالمگیری)

مسئلہ(122): اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران لونگ، الائچی، دارچینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔(ردالمحتار)

مسئلہ(123): کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہوگئی تو کچھ نہیں ورنہ اگر خوشبو کے اجزاء زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔(عالمگیری، درمختار ردالمحتار)

مسئلہ(124): پینے کی چیز میں خوشبو غالب ہے تو پینے پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ(125): اور اگر خوشبو غالب نہیں مگر تین بار یا اس سے زیادہ بار پینے پر دم ہے ورنہ صدقہ۔(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ(126): بازار میں بکنے والے پھلوں کے جوس پینا جائز البتہ جو جوس پھلوں کی خوشبو کے بجائے کسی دوسری خوشبو سے تیار کیا گیا ہو مثلاً نورس یا روح افزا یا جام

شیریں وغیرہا تو محرم کو ان کا استعمال ناجائز اور کفارہ کا باعث ہوگا۔(شاذلی)

مسئلہ(127): تمباکو کو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچھ خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

مسئلہ(128): اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ بسے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔(عالمگیری، منسک)

مسئلہ(129): سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر یعنی بارہ (۱۲) گھنٹے گزرے تو مرد پر دو دم، ایک سر ڈھانپنے کا اور دوسرا خوشبو (مہندی) لگانے کا اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہر حال دونوں صورتوں میں ایک دم ہوگا وہ بھی خوشبو (مہندی) لگانے کا۔ چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے۔اور سر پر وسمہ (ایک بے خوشبو بوٹی) پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔(جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ(130): فی زمانہ بالوں کو کلر کرنے کے لئے جو کریمز یا پیسٹ استعمال کئے جاتے ہیں وہ عموماً اتنی مقدار میں نہیں لگائے جاتے کہ سر کو ڈھانپ لے مگر بعض کلرز میں خوشبو ہوتی ہے لہذا اگر وہ خوشبو ان کلرز میں پکائے بغیر ڈالی جاتی ہو تو ایک دم ہوگا

اور اگر پکنے کے دوران ڈالی جاتی ہے یا خوشبو نہ ڈالی گئی ہو تو کفارہ نہیں۔ (شاذلی)

مسئلہ (131): داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دم واجب ہے۔ پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم۔ اور اگر پورے ہاتھ یا پاؤں کے بجائے صرف کسی ہاتھ یا پاؤں کے حصہ میں لگائی تو صدقہ لازم ہوگا۔ (جوہرہ، ردالمحتار، وغیرہما)

مسئلہ (132): خطمی (ایک خوشبودار بوٹی) سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (): بعض علماء کی تحقیق کے مطابق خوشبودار صابن میں کچی خوشبو نہیں ہوتی بلکہ وہ پکی ہوئی ہوتی ہے؛ لہذا اس کے استعمال سے دم تو نہ ہوگا۔ ہاں البتہ اگر کوئی محرم اس سے نہائے اور پورے سر یا داڑھی پر صابن اس طرح سے لگائے سر کا چوتھائی یا داڑھی صابن کے جھاگ میں چھپ گئی تو صدقہ واجب ہوگا۔ بہرحال محرم کے لئے صابن استعمال کرنا مکروہ ہے کہ اس سے میل چھوٹتا ہے۔ (شاذلی)

مسئلہ (133): عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (134): چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک عنبر زعفران باندھا اگر زیادہ ہے، اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (135): خوشبو استعمال کرنے میں بقصد یا بلا قصد ہونا، یاد کرکے یا بھولے سے

ہونا، مجبوراً یا خوشی سے ہونا، مرد عورت دونوں کے لئے سب کا یکساں حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (136): خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ (137): خوشبو لگانے سے بہرحال کفارہ واجب ہے اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم سے ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے دھل جائے تو یونہی کرے۔ (منسک)

مسئلہ (138): روغن چنبیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ (139): تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگائے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (140): مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دوا کے لئے استعمال کیا ہو یہ اس صورت میں ہے جبکہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکا لیا ہو تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ (141): زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہوا اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دو کفارے

واجب ہیں ۔(عالمگیری)

مسئلہ(142): کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر (بارہ گھنٹے) پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ فوراً اتار ڈالا۔(منسک، عالمگیری)

(2) سلے کپڑے، یا جوتے پہننا۔

سلے کپڑوں سے مراد وہ سلائی ہے جو کپڑے کو عادۃً پہننے کے قابل بناتی ہے مثلاً قمیص یا شلوار کی سلائی۔ اور اگر وہ سلائی صرف کپڑا جوڑنے کے لئے کی گئی ہو مثلاً دو کپڑے ہیں مگر دونوں میں سے کوئی اتنا بڑا نہیں کہ جسے محرم بطور چادر استعمال کر سکے ہاں ان کو ملائے تو اس قابل ہو جائیگی کہ اسے بطور تہبند یا اوپری چادر کے استعمال کر سکے تو اسے سی کر استعمال کرنا جائز ہے بلکہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کی چادر بھی بطور احرام استعمال کی جاسکتی ہے حالانکہ فقیر کی چادر کپڑے کے بہت سے ٹکڑے جوڑ کر بنائی جاتی ہے۔ شاذلی عُفی عنہ

مسئلہ(143): محرم نے سلا کپڑا چار پہر کامل (پورے بارہ گھنٹے) پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا دوسرے دن کسی عذر کی وجہ سے یا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(144): اگر دن میں پہنا رات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا بازآنے کی نیت سے نہ اُتارا تو ایک کفارہ ہے اور

توبہ کی نیت سے اتارا تو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ اور یونہی کسی ایک دن کرتہ پہنا تھا اور اتار ڈالا پھر پاجامہ پہنا اسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ(145): بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اتارا تو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاً شروع ہوگئی اور اس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(146): باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لئے دوسرے دن اتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے تو جب تک یہ بخار آئے ایک ہی جرم ہے۔(منسک)

مسئلہ(147): اگر سلا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اتارا نہیں دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے۔ یونہی اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا نہ اتارا تو یہ جرم ہے۔(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ(148): بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلا عذر سب کپڑے پہنے تو ایک جرم اختیاری ہے۔ یعنی چار پہر (بارہ گھنٹے) پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں صدقہ۔ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنا ہگار ہوا مثلاً ایک کرتے کی ضرورت

تھی دو پہن لئے یا ٹوپی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا۔ اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اس نے کرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں۔ عمامہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری خلاصہ یہ ہے کہ موضع ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(149): بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک جرم ہے۔ دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بہ ضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔ (منسک)

مسئلہ(): دشمن کی وجہ کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے اور دشمن بھاگ گیا، اس نے ہتھیار و کپڑے اتار ڈالے، دشمن پھر آ گیا اس نے پھر پہنے تو یہ ایک جرم ہے۔ یونہی دن میں دشمن سے لڑنا پڑتا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اتار ڈالتا ہے تو یہ ہر روز کا باندھنا ایک ہی جرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(**150**): محرم نے دوسرے محرم کو سلا ہوا یا خوشبو دار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں البتہ پہننے والے پر کفارہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(): مرد یا عورت نے منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر (بارہ گھنٹے) یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(151): محرم نے سر پر کپڑے کی گٹھڑی رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھڑی یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔ (عالمگیری،

منسک)

مسئلہ(152): سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصداً پہنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال کفارہ ہے۔ یونہی سر اور منہ چھپانے میں یہاں تک کہ محرم نے سوتے میں سر منہ چھپا لیا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(153): کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں یونہی ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ وگناہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(154): پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا یا پاؤں پائنچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں یونہی انگرکھا (شروانی یا جیکٹ کو) پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سلے کپڑے ڈال لئے تو کچھ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ(155): جوتے نہ ہوں تو موزے کو وہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے پہن لیا تو پورے چار پہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔ (منسک) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے جو کہ فی زمانہ رائج ہیں، پہننا جائز نہیں کہ وہ اس جوڑ کو چھپاتے ہیں پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

مسئلہ(156): محرم کو ایسے جوتے پہننا جائز ہیں جو پنجے کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی کو

نہ چھپاتے ہوں۔ (شاذلی)

(3) بال دور کرنا

مسئلہ(157): سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طور پر دور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چندلا (گنجا) ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کل میں دم ورنہ صدقہ۔ چندجگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لئے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(158): پوری گردن یا پوری ایک بغل کے بال کاٹنے میں ایک دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو یہی حکم زیرناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(158): پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا تو ایک ہی دم واجب ہے۔ ہاں البتہ کچھ حصہ مونڈا کر اس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں کچھ مونڈوایا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یونہی دونوں بغلیں دو جلسوں میں منڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ(159): سر مونڈایا اور دم دے دیا پھر اسی جلسہ میں (معاذ اللہ) داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(160): سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(161): سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیر ناف بالوں کے سوا باقی اعضا کے بال مونڈانے میں صرف صدقہ ہے۔ (عالمگیری) مونچھ اگرچہ پوری مونڈائے یا کتروائے صدقہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(162): روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لئے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا۔ (یعنی تین بالوں سے زائد میں پورا صدقہ ہے، شاذلی)۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(163): اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (منسک)

مسئلہ(164): محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا اس مونڈنے والے پر صدقہ ہے خواہ اس نے اسے حکم دیا ہو یا نہیں، خوشی سے مونڈا یا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا مونڈا تو کچھ خیرات کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(165): غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارے کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر محرم کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(166): مونڈنا، کترنا، موچنے (بال مونڈنے کا آلہ) سے لینا یا کسی چیز سے بال اڑانا سب کا ایک حکم ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ(167): عورت پورے یا چہارم سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (منسک)

مسئلہ(168): بال منڈا کر چھپنے لئے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ(169): آنکھ میں بال نکل آئے تو ان کے اکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔ (منسک)

(4) ناخن کترنا

مسئلہ(170): ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے بیسوں (۲۰) ایک ساتھ تو ایک دم ہے۔ اور اگر کسی بھی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے اور اگر ایک ہاتھ پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چار ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ(171): کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ اس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(172): ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر مونڈا یا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک دم یعنی تین دم واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(173): محرم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے

بال مونڈنے کا ہے (یعنی ناخن تراشنے والے پر ایک صدقہ ہوگا۔شاذلی عفی عنہ)۔ (منسک)

مسئلہ(174): چاقو اور ناخن گیر سے (Nail Cutter) تراشنا اور دانت سے کھٹنا سب کا ایک حکم ہے۔

(5) بوس وکنار (Kissing with Lust) وغیرہ

مسئلہ(175): مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مس کرنے میں دم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(176): مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ(177): اندام نہانی (شرم گاہ) پر نگاہ کرنا اگرچہ جرم ہے مگر اسے کفارہ واجب نہ ہوگا اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔یونہی برے کام کا تصور کرنا بھی گناہ مگر اس سے بھی کفارہ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(179): مشت زنی (Masturbation) سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

(6) جماع (Intercourse)

مسئلہ(180): (خدانخواستہ) وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔اب اسے حج کی طرح پورا کر کے (یعنی ایک حاجی کی طرح تمام ارکان بجالائے۔شاذلی

عفی عنہ) دم دے اور آئندہ سال ہی میں اس کی قضا کرلے۔ عورت جس سے جماع کیا اگر وہ بھی احرامِ حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے۔اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔(عالمگیری)

مسئلہ(181): وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق وطواف سے پہلے کیا تو بدنہ (یعنی پوری گائے یا اونٹ بطور قربانی) دے اور حلق کے بعد جماع کیا تو دم لازم ہے اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں (یعنی حلق وطواف زیارت) کے بعد کیا تو کچھ نہیں طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔(عالمگیری)

مسئلہ(182): قصداً جماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ (جبراً) کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ(183): وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچہ نے ہمبستری کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج فاسد ہو جائے گا۔یونہی مرد نے مشتہاۃ لڑکی یا مجنونہ سے ہمبستری کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر نہ دم واجب ہے نہ قضا۔(ردالمحتار)

مسئلہ(184): وقوف عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور دو مختلف جلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔(عالمگیری)

مسئلہ(185): وقوف عرفہ کے بعد سر مونڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک

مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔ (عالمگیری،ردالمحتار)

مسئلہ(186): عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ(187): عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجالس میں جماع کیا تو ہر بار دم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(188): قران والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج وعمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجالائے اور دو دم دے اور سال آئندہ حج وعمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہو حج فاسد ہو گیا دو دم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے۔ اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قران کی قربانی۔ (منسک)

مسئلہ(189): جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(190): حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اس نے فاسد کر دیا اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔(ردالمحتار)

(7) طواف میں غلطیاں

مسئلہ (191): طواف فرض کل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت (وہ حالت کہ جب انسان پر غسل واجب ہو) یا حیض ونفاس میں کیا تو بدنہ ہے۔ اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت (یعنی غسل واجب ہونے کی حالت) میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب ہے۔ اگر مکہ معظمہ سے چلا گیا ہو تو وہ واپس آکر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو۔ اگر اس نے بارہویں تاریخ تک کامل طور پر اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو دم لازم بدنہ ساقط۔ لہٰذا اگر طواف فرض بارہویں کے بعد کیا ہے تو بدنہ ساقط نہ ہوگا کہ بارہویں تو گزر گئی۔ اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے دم ساقط ہوگیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ (192): چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارہویں تک اعادہ کرلیا تو دم ساقط اور بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ (193): طواف فرض کل یا اکثر بلاعذر چل کر نہ کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے یا الٹا طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزرا یا بارہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر اعادہ کرلیا تو دم ساقط اور بغیر اعادہ کئے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کردی جائے واپس آنے کی ضرورت

نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ (194): جنابت میں طواف کرکے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے۔ اور بے وضو کیا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہیں سے بکری کی قیمت بھیج دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (195): فی زمانہ حج کے لئے روانگی یا واپسی لوگوں کے اختیار میں نہیں جو تاریخ حکومت کی طرف سے مقرر کردی جاتی ہے عموماً اس میں تبدیلی کروانا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔ لہٰذا اس صورت میں اگر کوئی عورت مخصوص ایام یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کرنے سے قاصر ہے اور اگر وہ پاکی کا انتظار کرتی ہے تو واپسی کی تاریخ گزر جائے گی اور اس تاریخ میں تبدیلی بھی مشکل نظر آتی ہو تو وہ مجبوراً اسی حالت میں طواف زیارت کرلے اور بدنہ دیدے کہ فقہاء فرماتے ہیں کہ **من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھا** یعنی جو دو بلاؤں میں گرفتار ہو تو ہلکی کو چن لے۔ مذکورہ صورت میں عورت کے لئے ہلکی یہی ہے کہ وہ طواف کرکے بدنہ دیدے۔ (شاذلی عفی عنہ)

مسئلہ (196): طواف فرض چار پھیرے کرکے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دم واجب اگر خود نہ آیا صرف دم بھیج دیا تو کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (197): فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کرلے کفارہ

ساقط ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ(198): طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔ اور طوافِ قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر برا کیا۔ اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں اس کا ادا کرنا لازم ہے۔ (منسک)

مسئلہ(199): قارن نے طوافِ قدوم وطوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دم واجب اور طوافِ فرض میں رمل وسعی کرے۔ (منسک)

مسئلہ(200): نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(): طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا بارہویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں کو طوافِ رخصت باطہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا۔ اور طوافِ رخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم۔ اور اگر طوافِ رخصت دوبارہ کر لیا تو ایک دم ساقط ہوگیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت باوضو کیا تو ایک دم۔ اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت جنابت میں تو دو دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ(201): طوافِ فرض کے تین پھیرے کئے اور طوافِ رخصت پورا کیا تو اس کے چار پھیرے طوافِ فرض میں محسوب ہو جائیں گے اور دو دم لازم ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے اور دوسرا طوافِ رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا اور اگر ہر ایک کے

تین تین پھیرے کئے تو کل پھیرے طوافِ فرض میں شمار ہوں گے اور دو دم واجب۔ (عالمگیری)

(8) سعی میں غلطیاں

مسئلہ(202): سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑے یا سواری پر کئے تو دم دے اور حج ہوگیا۔ اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا تو دم وصدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے، یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ کسی بھی درست عذر کی وجہ سے ترک کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(203): طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ(204): جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں البتہ اس حالت میں کئے گئے طواف کا حکم گذشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ(205): حج کی سعی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔ (جوہرہ)

(9) وقوف عرفہ میں غلطی

مسئلہ(206): جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو دم ساقط ہوگیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو دم ساقط نہ ہوا۔ اور عرفات سے چلا آنا خواہ با اختیار رہو یا بلا اختیار مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورتوں میں غروب آفتاب سے پہلے نہ لوٹ آنے کی صورت میں دم ہے

(10) وقوف مزدلفہ میں غلطی

مسئلہ (207): دسویں کی صبح صادق سے طلوع آفتاب کے دوران مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم دے۔ ہاں کمزور یا عورت بخوف اژدہام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔ (جوہرہ)

(11) رمی کی غلطیاں

مسئلہ (211): کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں اور بقیہ دو دن کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

(12) قربانی اور حلق میں غلطی

مسئلہ (212): حرم میں حلق نہ کیا حدود حرم سے باہر کیا یا بارہویں کے بعد کیا یا رمی سے پہلے کیا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (213): عمرہ کا حلق بھی حرم میں ہی ہونا ضروری ہے اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دم مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ (214): حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر منڈایا تو دو دم ہیں ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔

(13) شکار کرنا

مسئلہ (215): خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو۔ اور کفارہ میں اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل شخص وہاں کے حساب سے جو قیمت بتا دیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (216): پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ (منسک)

مسئلہ (217): شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس کی بھیڑ بکری وغیرہ اگر خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقراء کو تقسیم کر دے یا اس کا غلہ خرید کر مساکین پر تصدق کر دے اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ کے جتنے صدقے ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ اور اگر غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دے دے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی

اختیار ہے۔ کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دے دے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ (218): کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھایا تو اتنے کا تاوان دے۔ اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یونہی تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو باہر ذبح کیا اور اس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا غلہ خریدا جاتا تو ادا ہو گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ (219): کفارہ کا جانور چوری ہو گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو ناکافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری ہو گیا تو ادا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (220): کفارہ کی قیمت کا غلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم وبیش دے گا تو ادا نہ ہوگا کم دیا تو کل نفلی صدقہ ہو گیا اور زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دے دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (221): محرم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مردار ہے تو ذبح کرنے کے بعد اسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ (222): احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو محرم کے لئے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (223): جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگر چہ پانی میں رہتا ہو، لہٰذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگر چہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو۔ گھریلو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا۔ اگر پالتو ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کا شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ (224): حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں اگر چہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو۔ مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (225): سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے۔ البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ(226): کفارہ لازم آنے کے لئے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہوا جب بھی کفارہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ(227): جانور کو زخمی کر دیا مگر مرا نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اس جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔ (عامہ کتب)

مسئلہ(228): زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہو گیا جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(229): جانور کو زخمی کیا پھر اسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(230): پرندے کے پر نوچ ڈالے کہ اڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت دے مگر جبکہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگر چہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شترمرغ کا انڈا کہ لوگ اسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگر چہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ(231): جنگل کے جانور کا انڈا بھونا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ

دے اور دوسرے محرم نے کھالیا تو اس پر کفارہ نہیں اگر چہ کھانا حرام تھا کہ وہ مردار ہے۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ(232): کوا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوندر، کٹکھنا کتا، پسو، مچھر، کلی کچھوا، کیکڑا، پتنگا کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی، بر اور تمام حشرات الارض، بجو، لومڑی، گیدڑ، جبکہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا ان سب کو مارنے میں کچھ نہیں۔ یونہی پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(233): غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے اگر چہ اس نے اسی کے لئے کیا ہو جبکہ اس محرم نے نہ اسے بتایا نہ حکم کیا نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اسے ذبح کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ(234): بتانے والے اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ جانے اور بے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اس کے بتانے پر فوراً اس نے مار بھی ڈالا ہو اور وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا اور یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا، گناہ وہ بہر حال ہے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ(235): ٹڈی بھی خشکی کا جانور ہے، اسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔ (جوہرہ)

(14) حرم کے جانور کو ایذا دینا

مسئلہ(236): حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور محرم ہے تو تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ(237): محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے پھر اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو سیکھے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔ (منسک)

مسئلہ(238): جو حرم میں داخل ہوا اور اس کے پاس کوئی وحشی جانور ہو اگر چہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اسے چھوڑ دے پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکرا، بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لئے اسے چھوڑا اس نے شکار کیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ(239): چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے اس مکان میں کبوتر رہتے تھے سب نے ایک سے کہا دروازہ بند کر دے اور اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منٰی کو چلے گئے واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(240): جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہو اور اس کے سب

پاؤں حرم میں ہوں یا ایک ہی پاؤں ہو تو وہ حرم کا جانور ہے اس کا مارنا حرام ہے اگر چہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے باہر تو قتل پر جرمانہ لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔ (ردالمحتار)

(15) حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

مسئلہ(241): حرم کے درخت چار قسم کے ہیں۔ (1) کسی نے اسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں (2) بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں (3) کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ (4) بویا نہیں اس قسم سے ہے جسے لوگ نہیں بوتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا۔ چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا۔ اور جرمانہ بھی اسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے۔ ہر مسکین کو ایک صدقہ دے۔ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لئے حرم کے مساکین ہونا ضروری نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ روزہ رکھنا کافی نہیں۔
(عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ(242): درخت اکھیڑا اور اس کی قیمت بھی دے دی جب بھی اس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیچ ڈالا تو بیع ہو جائے گی مگر اس کی قیمت تصدق کر

دے۔(عالمگیری)

مسئلہ(243): جو درخت سوکھ گیا اسے اکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اٹھا سکتا ہے۔

مسئلہ(244): درخت اکھیڑا اور تاوان بھی ادا کر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اکھیڑا تو اب تاوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(245): درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یونہی جو درخت پھلتا ہے اسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جبکہ مالک سے اجازت لے لی ہو یا اسے قیمت دے دے۔ (درمختار)

مسئلہ(246): چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا خواہ سب محرم ہو یا غیر محرم یا بعض محرم بعض غیر محرم۔ (عالمگیری)

مسئلہ: حرم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(247): اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(248): ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس سے جانوروں کو چرانا جائز ہے باقی کاٹنا اکھاڑنا اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے سوا اذخر اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے۔ ان کے توڑنے اکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

(16) جوں مارنا

مسئلہ(249): محرم نے اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔ درمختار

مسئلہ(250): جوئیں مارنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔ (درمختار)

مسئلہ(251): دوسرے نے اس کے کہنے یا اشارے کرنے سے اس کی جوں ماری جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ(252): زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔ (بحر)

مسئلہ(253): کپڑا بھیگ گیا تھا تو سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (منسک، متوسط)

مسئلہ(254): حرم کی خاک یا کنکری لانے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

(17) بغیر احرام میقات سے گزرنا

مسئلہ(255): میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات سے واپس نہ گیا یہیں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دم ساقط اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے جو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یونہی اگر حجۃ الاسلام (فرض حج) یا نفل یا منت کا عمرہ یا

حج جواس پر تھا اس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہوگیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (256): چند بار بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا۔ پچھلی بار میقات کو واپس آکر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس سے بری الذمہ ہوا پہلوں سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (257): حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یونہی اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ (258): میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دم ساقط ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ (259): متمتع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا اسے حکم ہے کہ جب تک وقوفِ عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ لی تو دم ساقط ہے۔ اگر حرم میں آکر لبیک نہیں کہی اور پھر خارج حرم جا کر لبیک کہی تو دم ساقط نہ ہوا۔ اور باہر جا کر احرام نہیں

باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ کفارہ نہیں، مکہ معظمہ میں جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی وہ بھی حج کا احرام حرم میں باندھے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو لازم آیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ (260): نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہوگیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہو ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (261): میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج یا قران کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم۔ (عالمگیری)

(18) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا

مسئلہ (262): جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی کر لیا اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم واجب ہے۔ اس سال صرف عمرہ کرے۔ اگلے سال حج کرے۔ اور اگر عمرہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہوگیا اور دم دے اور دونوں کر لئے تو ہو گئے مگر گنہگار ہوا اور دم واجب۔ (درمختار)

مسئلہ (263): حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم دے اور حج و عمرہ اس پر واجب ہے۔ اور اگر دسویں کو حلق

کرنے کے بعد دوسرے حج کا احرام باندھا تو اگلے سال تک بدستور احرام میں رہے اور دوسرے حج کو سال آئندہ پورا کرے اور دم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا تو دم واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (264): عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ (265): باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی، بہرحال اب عمرہ کرے اور شکرانہ کی قربانی کرے۔ اور اگر عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ باطل ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (266): طوافِ قدوم کا ایک پھیرا بھی کر لیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کر لئے تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ (267): دسویں سے تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے اگر باندھنا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کر لیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔

مُحصَر کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ﴾ (پ ۲ البقرة: ۱۹۶)

ترجمہ: ''پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔'' (ترجمہ کنز الایمان)۔

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (پ ۱۷ الحج: ۲۵)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی اور جو اس میں زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے نبی ﷺ نے قربانیاں کیں اور سر منڈایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بال کتروائے۔ نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

ابو داؤد ترمذی ونسائی و ابن ماجہ ودارمی رحمہم اللہ حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس کو حج کرنا ہوگا اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے بیمار ہو جائے۔

مسائل

مسئلہ(268): جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا اسے مُحصَر کہتے ہیں جن وجوہ سے حج عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں:

(1) دشمن، (2) درندہ، (3) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے، (4) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا، (5) قید، (6) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جا رہی تھی اس کا انتقال ہو جانا (7) عدت، (8) مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا (9) شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کر دے۔

مسئلہ(269): مصارف چوری ہو گئے یا سواری کا جانور ہلاک ہو گیا تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(270): صورت مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا اسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(271): عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو محصرہ نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی

جگہ ہے تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(272): عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی محصرہ ہے کہ اسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(273): عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا تو شوہر منع کر سکتا ہے لہٰذا اگر منع کر دے تو محصرہ ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(274): مولیٰ نے غلام کو اجازت دے دی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لونڈی کو مولیٰ نے اجازت دے دی تو اس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(275): عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو محصرہ ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(276): محصر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا یا جب تک مکہ معظمہ پہنچ کر طواف وسعی وحلق نہ کر لے۔ قربانی کے بجائے روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(277): یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرا لے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فبہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہٰذا دم دے۔ محصر کو احرام سے باہر آنے کیلئے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(278): محصر اگر مفرد ہو یعنی صرف حج کا احرام باندھا ہو یا صرف عمرہ کا تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ(279): اس قربانی کے لئے حرم شرط ہے بیرون حرم نہیں ہوسکتی۔ دسویں گیارہویں بارہویں تاریخوں کی شرط نہیں پہلے اور بعد کو بھی ہوسکتی ہے۔(درمختار)

مسئلہ(300): حج قران والے نے عمرہ کا طواف کیا اور وقوف عرفہ سے پیشتر محصر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور آئندہ حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(301): اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں ہے کہ کاہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے۔ اور اگر دو حج کا احرام باندھا دو دم دے کر احرام کھولے۔ اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لئے مکہ معظّمہ کو چلا مگر نہ جا سکا تو ایک دم دے اور چلا نہ تھا کہ محصر ہوگیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے

ہوں گے۔(عالمگیری)

مسئلہ(302): عورت نے حج نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا تو اس کا احرام کھلنے کے لئے قربانی کا ذبح ہوجانا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہوگئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضروری ہے۔ اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا۔ اور اگر شوہر محرم کے مرجانے سے محصرہ ہوئی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جا رہی تھی شوہر نے منع کردیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہوسکتی۔ (منسک)

مسئلہ(303): محصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔(یعنی احرام نہ کھولا کہ موقع ملے گا ادا کرونگا۔شاذلی عفی عنہ) (درمختار)

مسئلہ(304): وہ سبب جس کی وجہ سے رکا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فبہا ورنہ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہوجائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ(305): مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مفرد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(306): وقوف عرفہ کے بعد احصار نہیں ہوسکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوف عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو محصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(307):محصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہوگیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قران تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قران کرے پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(308):فی زمانہ بعض لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ گھر سے عمرہ کے احرام کی نیت کرکے ائیر پورٹ پر جاتے ہیں مگر وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی سیٹ پر کسی اور کو سفر کروادیا گیا تو اب یہ لوگ بھی محصر ہیں۔

حج فوت ہونے کا بیان

ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی رحمہم اللہ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہوگیا اس کا حج فوت ہوگیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔

مسئلہ(309): جس کا حج فوت ہوگیا یعنی وقوف عرفہ اسے نہ ملا تو طواف وسعی کرکے سر منڈا کر یا بال کترواکر احرام سے باہر ہوجائے اور سال آئندہ حج کرے اس پر دم واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ(310): قارن کا حج فوت ہوگیا تو عمرہ کے لئے سعی وطواف کرے پھر ایک اور طواف وسعی کرکے حلق کرے اور دم قران جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کرکے احرام سے باہر ہوگا اسے شروع کرتے ہی لبیک موقوف کردے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (منسک، عالمگیری)

مسئلہ(311):عمرہ فوت نہیں ہوسکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہوگیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(312): جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف وسعی کرکے احرام نہ کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (منسک)

حج بدل کا بیان

حدیث۱...... دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حدیث۲...... نیز جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔

حدیث۳...... نیز زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ ﷻ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔

حدیث۴...... ابوحفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے فرمایا ہاں بے شک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

حدیث۵...... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں۔

حدیث۶...... ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔

عبادت کی اقسام

مسئلہ (313): عبادت تین قسم کی ہے (1) بدنی (2) مالی (3) مرکب۔ عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا جیسے نماز روزہ۔ عبادت مالی میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے۔ جیسے زکوۃ صدقہ۔ عبادت مرکب میں عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج، رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ، صدقہ، حج تلاوت، قرآن، ذکر، زیارت، قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔ (در مختار، ردالمحتار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز بلکہ محمود البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ

لے کر قرآن کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا تو یہ بیع ہوئی اور یہ بیع قطعاً باطل وحرام۔ اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور اطاعت پر اجارہ باطل سوان تینوں چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔(ردالمحتار)

حجِ بدل کے شرائط

مسئلہ(**314**): حجِ بدل کے لئے چند شرطیں ہیں (1) جو حجِ بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حجِ بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا۔ لہٰذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اسکے لئے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔

(2) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کرسکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کرسکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہوگیا۔ لہٰذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو اب وہ دوبارہ حج کرائے۔

(3) وقتِ حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہوگیا کہ خود حج کرے تو پہلے جو حج کیا جاچکا ہے وہ ناکافی ہے ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیارا ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

(4) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے حج نہیں ہو

سکتا ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

(5) مصارف اُس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے لہٰذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حجِ بدل نہ ہوا یعنی جبکہ تبرعاً ایسا کیا ہو اور اگر کل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کرلے گا تو ہو گیا اور اگر اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کرلے تو اگر زیادہ حصہ اُس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہوگیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ(315): اپنا اور اس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اس نے دیا تھا اتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کا برابر خرچ کیا تو حجِ بدل ہوگیا اور اس ملانے کی وجہ سے اس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(316): وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرادیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کرایا تو حجِ بدل نہ ہوا۔ اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہوگا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہوگیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں۔ اور اجنبی نے حجِ بدل اپنے مال سے کرایا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ اگرچہ وہ خود اسی کو حجِ بدل کرنے کے لئے کہہ گیا ہو۔ اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حجِ بدل کرادیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرادیا اگرچہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو، حج ہوگیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(317): میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا جسے حج کرنے کے لئے کہا تھا اُس نے انکار کردیا اب دوسرے سے حج کرالیا گیا تو جائز ہے۔ (ردالمحتار) میت کی طرف سے حج کرنے کے لئے مال دیا اور وہ

کافی تھا مگر اس نے اپنا مال بھی خرچ کیا ہو اوصول کر لے اور اگر نا کافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا ورنہ نہیں (عالمگیری)

(6) جس کو حکم دیا وہی کرے دوسرے سے اس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔ (7) سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا لہذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا دینا پڑے گا ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو۔

(8) اس کے وطن سے حج کو جائے۔ (9) میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔ (10) اس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے لبیک عن فلاں کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمناً مذکور ہوں گی یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (318): احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں۔ تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کئے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (319): جس کو بھیجے اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے اجیر بنایا یا نوکر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیسا بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لئے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف (خرچ) ملیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (320): حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا

اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اس کا حجۃ الاسلام یعنی فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (321): بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لئے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج بدل ہو جائے گا۔ (عالمگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہوا اور ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔ (منسک)

مسئلہ (322): افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچہ سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (323): مجنون یا مرتد یا ایسے کو بھیجا کہ جس کی گمراہی حد کفر کو پہنچی ہو تو ادا نہ ہوا کہ یہ اس کے اہل ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ (324): دو شخصوں نے ایک ہی کو حج بدل کے لئے بھیجا اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لئے کر دے تو یہ بھی نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معین نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یونہی مبہم رکھا جب بھی کسی کا نہ ہوا اور اگر بعد میں یعنی افعال حج ادا کرنے سے پہلے معین کر دیا تو جس کے لئے کیا اس کا ہو گیا اور اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معین نہ مبہم، جب بھی یہی دونوں

صورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(325): ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لئے کردے یا ماں کے لئے اور اس کا حج فرض ادا ہوگا یعنی جبکہ ان دونوں نے اسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور اگر بغیر کہے اپنے آپ دو شخصوں کی طرف سے حجِ نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لئے چاہے کردے مگر اس سے اس کا فرض ادا نہ ہوگا جبکہ وہ اجنبی ہے۔ یونہی ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(326): حج فرض ہونے کے بعد مجنون ہوگیا تو اسکی طرف سے حجِ بدل کرایا جاسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ(327): صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اس نے دونوں کا احرام باندھا خواہ دونوں اسی کی طرف سے کئے یا ایک اس کی طرف سے دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ(328): حج کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اس کی مخالفت ہوئی لہٰذا تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(329): حج کے لئے کہا تھا اس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کرکے حج کیا تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اس کا حج یا عمرہ ادا ہوگیا مگر اپنے حج یا عمرہ کے لئے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے بھیجنے والے پر نہیں اور اگر الٹا کیا یعنی جو اس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہوگئی اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(330): ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا۔ اس نے دونوں کو جمع کردیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کرلینا تو جائز ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ(331): افضل یہ ہے کہ جسے حجِ بدل کے لئے بھیجا جائے وہ حج کرکے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(332): حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے ان دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرنا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ بالکل رہنے کا ارادہ کرلیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(333): جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہوگیا اور حج فوت ہوگیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کردیا تو کافی ہوگیا اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اسے اپنے مال سے سال آئندہ حج وعمرہ کرنا ہوگا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہوگیا اور اس پر اپنے مال سے دم دینا لازم ہے اور اگر غیر اختیاری آفت میں مبتلا ہوگیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہوچکا ہے اس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ(334): نزدیک راستہ چھوڑ کر دور کی راہ سے گیا کہ خرچ زیادہ ہوا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اسے اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(335): مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح پر محصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا وہ اُس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دم اس کے ذمہ ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنا یا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قران و تمتع کیا۔(درمختار)

مسئلہ(336): جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔(منسک)

مسئلہ(337): جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے اگر وارث اس کی طرف سے حجِ بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ ﷻ امید ہے کہ ادا ہو جائے گا اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگر چہ اس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حجِ بدل کرایا جائے (عالمگیری وغیرہ)۔

مسئلہ(338): تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لئے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اس تہائی سے بھیجا جا سکے۔ یونہی اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جا سکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین بیرون میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(339): کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہو گیا پھر اگر طواف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اس کا حج پورا

کر دیا جائے تو اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔(ردالمحتار)

مسئلہ(340): راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے اگر چہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اس کے وطن سے بھیجا جا سکتا ہو اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی بتائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جا سکتا تو گنہگار رہا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(341): وصی نے یعنی جس کو کہا گیا کہ تو میری طرف سے حج کرا دینا غیر جگہ سے بھیجا اور مال کا تیسرا حصہ اتنا تھا کہ وطن سے بھیجا جا سکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا لہٰذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو ہو جائے گا۔(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(342): مال اتنا نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اور ادھر سے بھیجا جا سکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے لہٰذا دوبارہ حجِ بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جبکہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ تو اب وصی پر تاوان اور دوبارہ حج کروانا واجب نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ(343): اگر اس کے لئے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے (عالمگیری)

مسئلہ(344): اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرا دینا تو ایک حج کرا دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کرا دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں۔ اب اگر کچھ بچ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جا سکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یونہی اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزاروں روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرا دیئے جائیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ(): اگر وصی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرا دینا تو وصی خود اس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف حج بدل کرا دیا جائے تو وصی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثہ اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(345): حج کی وصیت کی تھی اس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کر لیا پھر وہ مال جو حج کے لئے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہو جائے تو بقیہ کی تہائی سے وعلی ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہوا یا

اس کے پاس سے جس کو حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ (منسک)

مسئلہ(346): جسے حج کرنے کو بھیجا وقوف عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہو گیا مال چوری ہو گیا پھر جو مال باقی رہ گیا اس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لئے کسی کو بھیجا جائے اور اگر اتنے میں وطن سے نہیں بھیجا جا سکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یونہی کرتے رہیں یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہی کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہو گئی اور وقوف عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ(347): جسے بھیجا تھا وہ وقوف کر کے بغیر طواف کئے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں اسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو افعال باقی ہیں ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ(348): وصی نے کسی کو اس سال حج بدل کے لئے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ادا ہو گیا، اس پر تاوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(349): جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال خرچ ہو گیا تو وصی کے ذمہ واپسی کے لئے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ(350): جسے حج کے لئے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے ہاں اگر بھیجنے والے نے اسے اجازت دے دی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے لہٰذا بھیجتے وقت چاہئے کہ اجازت دے دی جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ(351): اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اس کا ادا

کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ(352): احرام کے بعد راستہ میں مال چوری ہوگیا اس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ(353): یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جبکہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے یعنی اب کسی دوسرے کو نہیں بھیج سکتے۔(عالمگیری)

مسئلہ(354): ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لئے خرچ دے کر بھیجا اس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگر چہ احرام باندھ چکا ہو۔(درمختار)

مسئلہ(355): مصارفِ حج سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی سفرِ حج میں ضرورت پڑتی ہے۔مثلاً کھانا پانی راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کا صابن، پہرا دینے والے کی اجرت، حجامت کی بنوائی غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو نہ بہت کمی اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان امور کی اجازت دے دی تو کر سکتا۔ (لباب)

مسئلہ(356): جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے

کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تو بھیجنے والے کے ذمہ (عالمگیری)

مسئلہ(357): حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے اسے رکھ لینا جائز نہیں اگر چہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا اور کپڑے اور برتن غرض تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے کہ جو بچے اسے اپنے کو تو ہبہ کر دینا اور قبضہ کر لینا دوم یہ کہ اگر قریب بمرگ ہو تو اسے وصیت کر دے کہ جو بچے اس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وصی سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اس کے لئے ہے جو بھیجا جائے یا تو جسے چاہے دے دے تو یہ وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ(358): یہ وصیت کی کہ پانچ لاکھ فلاں کو دیا جائے اور پانچ لاکھ مسکینوں کو اور پانچ لاکھ سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل تہائی دس لاکھ ہے تو دس لاکھ میں برابر برابر کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ تو اسے دیں جس کے لئے کہا اور حج و مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ(359): زکوۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکوۃ و حج میں جسے اس نے پہلے ذکر کیا اسے پہلے کریں اس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں فرض اور منت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل اور نذر میں نذر مقدم ہے۔اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اس نے پہلے کہا۔

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہوگیا کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا خواہ یوں کہا کہ اللہ ﷻ کے لئے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے پر حج کو مشروط کیا اور وہ کام ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسائل

مسئلہ (360): احرام باندھنے یا کعبہ معظّمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ اس پر واجب ہے اور ایک کو معین کرلینا اس کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (361): پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طواف فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دم دے اور اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو اسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سر منڈانے تک پیدل رہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (362): ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہوگئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ (363): احرام کی حالت میں نکاح ہوسکتا ہے۔ کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلوا سکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلوا سکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلوا سکتا ہے۔ اور اگر اس کا محرمہ ہونا معلوم نہ ہو اور جماع کرلیا تو حج فاسد ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ (364): مسافر خانہ بنانا حجِ نفل سے افضل ہے اور حجِ نفل صدقہ سے افضل یعنی جبکہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت نفیس حکایت اس حوالے سے نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کو جا رہے تھے ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انہوں نے سب اشرفیاں نذر کردیں اور واپس آئے۔ جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگے، اللہ ﷻ تمہارا حج قبول فرمائے، انہیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے میں تو حج کو گیا نہیں یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خواب میں زیارتِ حضورِ اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے ارشاد فرمایا کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! فرمایا کہ تو نے جو میری اہل بیت کی خدمت کی اس کے عوض اللہ ﷻ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔

مسئلہ (365): حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ ان شاء اللہ ﷻ محو ہوجائے گا واپس آکر ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر یہ نیا گناہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ (366): وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حجِ اکبر کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَرَمِکَ وَحَرَمِ حَبِیْبِکَ بِجَاہِہٖ عِنْدَکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰبْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فضائل مدینہ طیبہ

حدیث۱......صحیح مسلم و ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث۲،۳......نیز مسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ منورہ کو جو شخص بطور اعراض (واپسی نہ آنے کے ارادے سے) چھوڑے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا۔ اور مدینہ منورہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ عزوجل اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اسی کی مثل بزار رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث۴......صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کر کے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث۵......طبرانی کبیر میں ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لئے ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپادو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو، پھر حضور ﷺ نے سر اقدس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی، پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۶ تا ۸......ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور اسی کے مثل صمیتہ اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مدینہ طیبہ کے برکات

حدیث ۹......صحیح مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے۔ حضور ﷺ اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مد میں برکت کر، یا اللہ عزوجل! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔

انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں ۔اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوچند ہوں) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔

حدیث ۱۰ تا ۱۳......صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ ﷻ تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اسکی آب وہوا کو ہمارے لئے درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرمایا اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔ (یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ بیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں) یہ مضمون کہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دو چند یہاں برکتیں ہیں ۔مولی علی وابوسعید وانس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج

حدیث ۱۴......صحیح بخاری ومسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے

حدیث ۱۵......ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ ﷻ اسے خوف میں ڈالے گا۔

حدیث ۱۶، ۱۷......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور

اس پر اللہ ﷻ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل ۔اسی کی مثل نسائی وطبرانی رحمہما اللہ نے سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸......طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ تعالیٰ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ ﷻ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

حدیث ۱۹......صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ (سب پر غالب آئی گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو۔

حدیث ۲۰......صحیحین میں انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے نہ طاعون۔

حدیث ۲۱......صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے۔مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پر باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں۔دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر ومنافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

حاضریٔ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیبِ اکرم ﷺ

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (پ ٥، النساء : ٦٤)

ترجمہ: ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... دار قطنی و بیہقی رحمہما اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب۔

حدیث ۲...... طبرانی کبیر میں انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوائے میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔

حدیث ۳...... دار قطنی و طبرانی رحمہما اللہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

حدیث ۴...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔

حدیث ۵...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ ﷻ اسے قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

حدیث ۶...... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کامل میں انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (1) زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے بلکہ بعض ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم نے اس زیارت مبارکہ کو واجب فرمایا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

درج ذیل سطور میں حاضری بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب ترتیب وار لکھے گئے ہیں۔ ان پر عمل کی پوری پوری کوشش کیجئے۔

والحمد للہ (2) حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیت کریں کہ خصوصی بشارت کے مستحقین میں شامل ہو جائیں، امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے (یعنی صرف سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کی نیت ہو)۔

(3) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوتِ قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج و سعادت دینی و دنیوی کے لئے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حجِ نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک

صاف ہوکر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت ونورانیت کے لئے وسیلہ کرے غرض پہلے جو اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّانَوٰی اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

نوٹ: فی زمانہ حجاج کی حرمین طیبین کی حاضری کا شیڈول حج انتظامیہ بناتی ہے، کسی کو پہلے حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور کسی کو بعد میں۔ بہر حال جب بھی حاضری نصیب ہو جائے اسے غنیمت جانیے۔

(4) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جائیں اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق وذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(5) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ ہے کہ سواری سے اتر جائیں اور روتے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے درود شریف کی کثرت کرتے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلیں بلکہ

حرم کی زمین اور قدم رکھ کر چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مدینہ منورہ میں داخلہ کی دعا

(6) جب شہر اقدس تک پہنچیں تو جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں غرق ہو جائیں اور دروازہ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ سے اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کو جو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کے لئے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کئے گئے“۔

(7) حاضریٔ مسجد سے پہلے تمام اُن ضروریات سے جو دل بٹنے کا باعث ہوں نہایت جلد فارغ ہو جائیں۔ ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہوں۔ فوراً وضو و مسواک کریں اور غسل بہتر ہے، ممکن ہو تو سفید پاکیزہ کپڑے پہنیں اور نئے بہتر ہیں، سرمہ اور خوشبو لگائیں اور مشک افضل ہے۔

(8) اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سامنہ بنالیں اور دل کو رونے پر آمادہ کریں اور اپنی سنگ دلی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں التجا کریں۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری

(9) جب مسجد کے دروازۂ مبارکہ پر حاضر ہوں صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہریں جیسے سرکار ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگتے ہیں، پھر بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو جائیں۔

(10) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرلیں، مسجدِ اقدس کے نقش ونگار نہ دیکھیں۔

(11) اگر کوئی ایسا شخص سامنے آجائے کہ جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جائیں، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھیں پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(12) ہرگز ہرگز مسجدِ اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکالیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں

(13) یقین جانیں کہ حضورِ اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی۔ ان کا انتقال صرف عوام کی نظر سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج مکی رحمۃ اللہ علیہ مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَحَیَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِهٖ۔

(ترجمہ) حضور اقدس ﷺ کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو ملاحظہ فرما رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں،

ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں"۔

امام رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ محقق ابن ہمام منسک متوسط اور ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں:

وَاَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِكَ قِیَامِكَ وَسَلَامِكَ اَیْ بَلْ بِجَمِیْعِ اَفْعَالِكَ وَاَحْوَالِكَ وَ مَقَامِكَ۔

(ترجمہ) بے شک رسول اللہ تمہاری حاضری اور تمہارے کھڑے ہونے اور تمہارے سلام بلکہ تمہارے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

(14) اب اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و دربارِ اقدس کی حاضری کے شکرانہ کی نیت سے ادا کرلیں۔ پھر سجدۂ شکر میں بجالائیں اور دعا کریں کہ الٰہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب اور اُن کی اور اپنی بارگاہ میں قبولیت نصیب فرما۔ آمین۔

(15) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پرنور ﷺ کے عفو وکرم کی امید رکھتے، حضور والا کی پائیں یعنی شرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس ﷺ مزارِ انور میں روبقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو گے تو حضور ﷺ کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔

والحمد اللہ

(16) اب کمال ادب وہیبت وخوف وامید کے ساتھ زیر قندیل اور اس چاندی کی کیل کے سامنے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔ لباب وشرح لباب، واختیار شرح مختار، وفتاوی عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ:**یقف کما یقف فی الصّلٰوۃِ** حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے یہ عبارت عالمگیری واختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا:**وَاضِعًا یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ** دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

(17) خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کرم اگر چہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ وللہ الحمد

(18) الحمد للہ! اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہوگیا جو اللہ ﷻ کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادب ووقار کے ساتھ بآواز حزیں وصوت درد آگیں ودل شرمناک وجگر چاک معتدل آواز سے نہ بلند وسخت کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہوجاتے ہیں، نہ نہایت نرم وپست کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحاتِ ائمہ سے گزرا، مجرا وتسلیم بجالائیں اور عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

(ترجمہ) ''اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ پر سلام اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام آپ پر آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام''۔

(19) جہاں تک ممکن ہو، اور زبان ساتھ دے اور اکتاہٹ نہ ہو صلوۃ وسلام کی کثرت جاری رہے، حضور ﷺ سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے شفاعت طلب کریں، بار بار عرض کریں:

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(ترجمہ) ''یارسول اللہ ﷺ میں حضور کی شفاعت مانگتا ہوں''۔

(20) پھر اگر کسی نے سلام عرض کرنے کی وصیت کی ہو تو اسے بجالاؤ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد، کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضروری یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَذَوِیْکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ مِّنْ عُبَیْدِکَ اَمْجَدَ عَلِیِّ یَسْئَالُکَ الشَّفَاعَۃَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) "یارسول اللہ حضور اور حضور کی آل اور آپ سے تعلق رکھنے والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود وسلام حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے ہو، حضور سے شفاعت مانگتا ہے، حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں"۔

(21) پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر صدیق اکبر ؓ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(ترجمہ) "اے خلیفہ رسول اللہ آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام، اے غار ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں"۔

(22) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم ؓ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(ترجمہ) "اے امیر المومنین آپ پر سلام۔ اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام۔ اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں"۔

(23) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹیں اور صدیق و فاروق ؓ کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَسْاَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلَيْكُمَا وَبَارِكْ وَسَلَّمْ۔

(ترجمہ) "سلام ہو آپ دونوں پر اے خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزراء آپ دونوں پر سلامتی ہو، اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ کے حضور ہماری سفارش کیجئے، اللہ ان پر اور آپ دونوں پر درود و برکت وسلام نازل فرمائے"۔

(24) یہ سب حاضریاں دعا کی قبولیت کے مقامات ہیں دعاء میں کوشش کریں، جامع دعا کریں اور درود پر قناعت بہتر اور چاہیں تو یہ دعا پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاُشْهِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ الْعَاكِفِيْنَ عَلَيْهَا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ مُقِرٌّ بِجِنَايَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالَّذِيْ مَنَنْتَ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ فَاِنَّكَ الْمَنَّانُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(ترجمہ) "اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے رسول اور ابوبکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر نازل و معتکف ہیں ان سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندہ اور رسول ہیں اے اللہ میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ

احسان کر جو تو نے اپنے اولیاء پر کیا بے شک تو احسان کرنے والا بخشنے والا ہے''۔

(25) پھر منبر شریف کے قریب دعا مانگیں۔

(26) پھر جنت کی کیاری (ریاض الجنہ) میں یعنی جو جگہ منبر وحجرہ منورہ کے درمیان ہے اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا، آکر دو رکت نفل اگر مکروہ وقت نہ ہو، پڑھ کر دعا کریں۔

(27) یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں، دعا مانگیں کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت ہے۔

(28) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جانے دیں۔ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیں۔ نماز تلاوت و درود میں وقت گزاریں۔ دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہئے نہ کہ یہاں۔

(29) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں۔

(30) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا اس پر وعدہ شفاعت ہے۔

(31) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کریں اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کریں خصوصاً یہاں والوں پر۔

(32) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور مکہ معظمہ میں کر لیں۔

(33) روضہ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ اور قرآن مجید کا دیکھنا عبادت ہے تو ادب کے ساتھ بار بار نظر کریں اور درود وسلام عرض کریں۔

(34) پنجگانہ یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لئے حاضر ہوں۔

(35) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کریں، ایسا کئے بغیر ہرگز نہ گزریں کہ خلاف ادب ہے۔

(36) اپنی نمازیں مسجد نبوی شریف میں ادا کریں، صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ ونفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

(37) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اول یعنی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھیں اور اس کی مقدار سو ہاتھ لمبائی اور سو ہاتھ چوڑائی ہے اگرچہ بعد میں اضافہ ہوا ہے اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(38) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کریں اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(39) روضہ انور کا نہ طواف کریں، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

اہل بقیع کی زیارت

(40) بقیع شریف مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان ہے اس کی زیارت سنت ہے۔ روضہ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائیں خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں قریب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں اور تابعین وتبع تابعین واولیاء وعلماء وصلحاوغیرہم کی گنتی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ

پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

(ترجمہ) ''تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے پیشوا اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں بقیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ ہم کو اور انہیں بخش دے''۔

اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہیں تو یہ پڑھیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(ترجمہ) ''اے اللہ ہم کو اور ہمارے والدین کو اور استادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے''۔

اور درود شریف و سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی و قل ہو اللہ وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اس کا نذر کرے۔ اس مقدس قبرستان میں امیر المومنین سیدنا عثمان، سیدنا ابراہیم ابن سردار دو عالم رسول اللہ ﷺ، حضرت رقیہ (حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون ؓ یہ حضور اقدس کے رضائی بھائی ہیں عبد الرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبد اللہ بن مسعود (نہایت جلیل القدر خلفائے اربعہ کے بعد سب سے افقہ) خنیس بن خذافہ سہمی و اسعد بن زرارہ ؓ، حضرت سیدنا

عباس ؓ، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سر مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق ؓ، ازواج مطہرات میں سے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے سوا تمام یہیں مدفون ہیں۔

قبا شریف کی زیارت

(41) قبا شریف کی زیارت کریں اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ ترمذی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قبا میں نماز عمرہ کی مانند ہے اور احادیث صحیح سے ثابت کہ نبی ﷺ ہر ہفتہ کو قبا شریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

احد و شہدائے احد کی زیارت

(42) شہدائے احد شریف کی زیارت کریں، حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہدائے احد پر آتے اور فرماتے **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ** اور کوہ احد کی بھی زیارت کریں کہ صحیح حدیث میں فرمایا کہ کوہ احد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم حاضر ہو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول ہو۔ بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا حمزہ ؓ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبد اللہ بن جحش بن عمیر ؓ پر سلام عرض کرے۔ کہ ایک روایت میں یہ دونوں حضرت یہیں مدفون ہیں۔

(43) مدینہ طیبہ کے وہ کنویں جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو ان کی بھی زیارت کرے اور ان سے وضو کرے اور پانی پیئے۔

(44) اگر چاہیں تو مسجد نبوی میں حاضر رہیں۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا کہ اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لئے کھلا ہوا اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

(45) وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہوں اور حضور ﷺ سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کریں اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھیں اور سچے دل سے دعا کریں کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔